فتبارک اللہ احسن الخالقین

الحمد للہ کہ خلاصہ ملفوظات حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ موسوم بہ

انوار اشرفی

یعنی خلاصہ لطائف اشرفی باہتمام خاکسار محمد عبد اللہ صدیقی تاجر کتب و مالک مطبع

در مطبع مجتبائی لکھنو مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ قادریہ مولفۂ ابو احمد حاجی سید محمد علی حسین سجادہ نشین سرکار کلان

یا الٰہی مصطفٰے و مرتضٰے کے واسطے — اور حسنین و زین عابد رہنما کے واسطے
باقر و جعفر و کاظم اور رضا کے واسطے — کرخی و سقطی جنید پارسا کے واسطے
واسطے بو بکر شبلی اور تمیم و بوالفرح — بوالحسن اور بو سعید باصفا کے واسطے
غوث اعظم شاہ دولا اور منور کے لیئے — شاہ آخون و میر بیریا کے واسطے
بندۂ بواحمد عاصی کی ہے یہ التجا — بخشدے جرم و خطا ہر اولیا کے واسطے

دیگر

حضرت بواحمد عالی کے صدقے سے خدا (کلام مریدین)

یارب بہ محمد و بہر علی بحسن سلطان دین مددے — بہ حبیب و طائی و ہم کرخی بسری و جنید امین مددے
بہ ابو بکر و عبد الرحمٰن ہم بوالفرح و بے ہنکاری — بہ سعید و غوث جیلانی بہ علی محبوب ترین مددے

پے افلح و بوالغیث فاضل بہ عبید و جلال شہ سمنان
پئے نور العین و حسین لی ہم جعفر اہل الیقین مدد
بہ چراغ جہان و شمس الحق پے راجو احمد و فتح اللہ
براد و بہا و توکل من داود و نیاز حسین مدد
بہ طفیل اشرف مرشد من و ز عجز و نیاز بو احمد
براشرفی مسکین و حزین ای خالق عرش برین مدد

مناجات شجرۂ منظومہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ مولفہ حاجی ابو احمد سید محمد علی حسین اشرفی سجادہ نشین کچھوچہ شریف

یارب بہ محمد و بہر علی بہ حسن بصری شہ دین مدد
بن زید و فضیل ابراہیم و حذیفہ امین الدین مدد
پئے ممشاد و اسحاق احمد ہم شاہ محمد و بو یوسف
مودود و شریف و ہم عثمان بہ معین و قطب الدین مدد
بہ فرید و نظام و سراج و علا پئے اشرف نور العین ولی
بہ حسین و جعفر ہم حاجی پئے شمس الحق والدین مدد
پئے راجو احمد و فتح اللہ براد و بہا و توکل من
بہرداود و نیاز ولی پئے اشرف نیک ترین مدد
از بہر عجز و نیاز بو احمد این اشرفی بی ساماں نے
برحال من مسکین و حزین اے ہادی راہ الیقین مدد

کے مریدین و معتقدین کیلئے یہ مصرعہ مناسب ہے | **تمام شد** | از حرمت شاہ بو احمد آن اشرفی سجادہ نشین مدد

ع فقیر اشرف حسین نے یون اختیار کیا
بہرداود و نیاز ولی براشرف بندہ حزین مدد

اے غلام مریدین
بہ طفیل اشرف مرشد من ہم بہر حرمت بو احمد
برحال من مسکین و حزین ای خالق عرش برین مدد

غزل مولف انوار اشرفی

اے خاص محبوب خدا بنگر سوے احوال من
بنگر بچشم لطف خود منگر سوے افعال من
من عاصیم یا مصطفٰی تو بادشاہ انبیا
کن رحم یا خیر الوریٰ یا شافع اعمال من
تو فخر مخلوق خدا از باعثت شد ماسوا
اے شافع روز جزا و اے دافع اشکال من
کن مشکلم آسان نبی بنما جمال سرمدی
کن در دلم جلوہ گری اے شاہ خوش اقبال من
اشرف غلام کوئی تو مشتاق دید روی تو
ہر دم بحیث و جری تو ای شاہد خوشحال من

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ خدا و نعت شہِ انبیا لکھون ۔۔۔ اصحاب مصطفےٰ کے مناقب صدا لکھون
اوصاف اہل بیت رسول خدا لکھون ۔۔۔ ازواج شاہ کون و مکانکے ثنا لکھون

انوار اشرفی مین پھر احوال اختصار
اشرف حسین کھوتا زامداد کردگار

اب سنیئے حال سید روشن ضمیر کا ۔۔۔ ایران ہے ملک خسرو گردون سریر کا
سمنان ہے تخت گاہ مرے دستگیر کا ۔۔۔ ہے بے نظیر نام امیر کبیر کا

مخدوم عــہ سید اشرف غوث زمانہ ہے
محبوب رب حبیب خدا کا یگانہ ہے

تھے والد حضور عــہ براہیم بادشاہ ۔۔۔ ابن عماد دین شہنشاہ کجکلاہ
جن کے پدر نظام تھے ابن ظہیر شاہ ۔۔۔ اُن کے پدر محمد بہلول اہل جاہ

محمود نوربخش پدر اُنکے تاجدار
گذری یہ سات پشت جہانگیر باوقار

مورث عــہ تھے آپکے وہ سماعیل باصفا ۔۔۔ ابن امام جعفر صادق رض ذوی العطا
چونتیس پشت گذری ہین تا ختم انبیا ۔۔۔ از اشرف زمان بتدریج برملا

کچھ ذکر شہ کے علم کا لکھنا ہے بالضرور
عالم نہین عراق مین تھا ثانی حضور

وہ ہفت عــہ سالہ حافظ قرآن ہوگئے ۔۔۔ قاری بہ ہفت قرات فرقان ہوگئے
چودہ برس مین عالم ذیشان ہوگئے ۔۔۔ سن پندرہ مین تخت پہ سلطان ہوگئے

عــہ نام حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ ۴

عــہ نسب نامہ حضرت مندرجہ مکتوبات اشرفی مولفہ حضرت نور العین

بہ سرخی تصنیف

در تحصیل علم لطیفہ ۲۲ جلد ثانی لطائف اشرفی

والد نے آپ کے جو جہان سے کیا سفر
سمنان کا تخت وتاج ملا شہ کو باظفر

شہ چاہتے تھے جلد کرین ترک مملکت
کچھ روز اور کیجئے ابھی داد و معدلت
خضر نے کہا کہ ابھی ہے یہ مصلحت
دس سال کی پھر اور غرض شہ نے سلطنت

میعاد بعد خضر نے پھر آکے دی خبر
سمنان کو چھوڑ ہند مین اب کیجئے گذر

مرشد علاء دین کا شہرہ جہان مین ہے
آب حیات ظلمت ہندوستان مین ہے
حضرت خلیل و یوسف و موسیٰ کی شان مین ہے
زیر سحاب مہر ہدایت جہان مین ہے

پنہان ہے جن کی ذات مین خلق محمدی
پیدا ہے جنکے چہرہ پر انوار احمدی

یہ سب نشان بتا کے گئے خضر باصفا
جا والدہ سے عرض کیا دیجئے رضا
بعد از نماز صبح وہ سلطان بے ریا
مان نے خوشی سے اذن سفر آپکو دیا

فرمایا روح احمد یسوی نے دی خبر
غوث زمان ہوگا ترے بطن سے پسر

پریان سے جاؤ مثل سلاطین باشعور
سید محمد اپنے برادر کو وہ حضور
امید تم سے ملنے کی مجکو ہے ضرور
سمنان کا تخت کرکے حوالہ بصد سرور

بارہ ہزار فوج کو لے کر چلے جناب
دو منزل آکے سب کو مرخص کیا شتاب

ساتھ دو مصاحب آپکے خاصان بارگاہ
اور تین گھوڑے غرق جواہر زملک شاہ

گھوڑے دئے براہ خداوند مہر و ماہ
چھوڑا مصاحبوں کو بھی شہ نے میان راہ

از حضرت جلال بخاری جہانیان
اوچہ مین پائے چار مراتب بہ عز و شان

دہلی کے اولیا سے ملے شاہ بالیقین
تھے وان قریب وصل شہ ملک شرف دین

وان سے بہار پونہچے وہ سلطان بہ جبین
کی یہ وصیت از ہمہ اشخاص حاضرین

آتے ہین ایک عالم و حافظ ذوی الہنر
سید اور تارک شاہی بزرگ تر

میری نماز آ کے پڑہینگے وہ دوستو
تاخیر کچھ ہوئی تو چلائے خجستہ خو

لازم ہے آپ لوگون کو اسمین نہ عذر ہو
وہ خادم جناب شرف کرکے جستجو

لا اشرف زمان کو وہان پیشوا کیا
ہمراہ شاہ لوگون نے اقتدا کیا

روحی فیوض شاہ شرف نے عطا کئے
اکثر تبرکات وہان شاہ کو ملے

خرقہ دیا اور اپنے مکاتیب بھی دئے
پھر شہر پنڈوا کو طرف پیر کے چلے

جب دوپہر کو پونہچے قرین شہر بالیقین
مشتاق نکلے حجرہ سے مرشد علاء دین

خلقت تمام شہر کی وان پیشوائی کو
اشرف نہین یہ یوسف مصری ہو شعلہ رو

ایک کوس ساتھ پیر کے آئے تھے نیک خو
یعقوب وار پیر ہین نگران سو بسو

دونون طرف سے دوڑے وہ ہر دو بزرگوار
غلطان ہوئے زمین پہ نہ باقی رہا قرار

حضرت علاؤ دین نے فرمایا سر بسر
ہفتاد بار خضر نے آنجکو دی خبر
ایران سے شاہباز اوڑا ہے پئے سفر
سمنان کا تخت چھوڑ سوئے ہند باظفر

سب اولیا چھپائے ہین دام کشش نہان
مین انکو پاس آپکے لاتا ہون بیگمان

عہ وہ مرشدِ حضور جناب علاؤ دین
جن کے ہین پیر شاہ اخی سراج دین
شاہِ نظام دین ہین فرید اور قطبِ دین
اجمیری سنجری میری خواجہ معین دین

یہ سلسلہ ہے تا بہ علے شیر کبریا
وہ نائب رسول صلعم خدا ختم انبیا

عہ القاب آپکا ہے جہانگیر خوش لقا
ہے یہ خطاب پیر نے الہام مین سُنا
دیوار و در سے حجرہ کے آتی تھی یہ صدا
محبوب کبریا ہے جہانگیر باصفا

کہتے یہی تے ارض و سما ہوکے شاد شاد
محبوب رب ہے اشرف سلطان بامراد

عہ نوبت بنوبت اشرفِ عالم خجستہ فال
بارہ برس تے پیر کی خدمتمین باکمال
ناگاہ آیا مرشد کامل کو یہ خیال
رہنا ہے اک میانمین دو تیغ کا محال

حضرت کو جونپور کا والی بنادیا
اور سب تبرکات ولایت عطا کیا

عہ حضرت کو جونپور
لطیفہ ۱۳ جلد ثانی

عہ ہمراہ شہ کے پیر نے نقارہ اور نشان
خیمہ واسپ گاؤ شتر کردے روان
مردان حق کی فوج چلی ساتھ بیگمان
آپہونچے جونپور کی قربت مین ناگہان

پہلا مقام شہ کا ظفر آباد مین ہوا

عہ حضرت علاؤ دین
لطیفہ ششم صفحہ ۱۳۹
سطر دہم جلد اولی ۱۲
عہ وہ مرشد لطیفہ
پانزدہم صفحہ ۳۰۳ سطر ۲۳
جلد اولی لطائف ۱۲
عہ وقت بیعت کے
حضرت محبوب یزدانی
بست و ہفت سالہ
تھے لطیفہ ۵۶ صفحہ
۴۶۲ سطر ۱۳ جلد ثانی
ملاحظہ طلب ۱۲

مسجد مین ٹھیرے شاہ ظفر خان کے برملا

حاجی چراغ ہند سے اور شہ سے کچھ کلام — تھا اور میان مین آیا جو مشہور ہے تمام
آخر کو دونون شاہ ہونکا یک جا ہوا قیام — سفرہ بچھا کے نوش کیا اوس جگہ طعام

باخود ہا کچھ ملال نہ تھا امتحان تھا
دونون ولی کے حکم مین سارا جہان تھا

اس تصفیہ کو لاے کہ تھے تشریف مصطفیٰ — ہمراہ تھے علی ولی شاہ اولیا
حضرات سہرورد کے تھے جملہ اولیا — حد ولایت آپنے خود آ کے کر دیا

دریاے گومتی سے کنارہ شمال تک
حد ولایت اشرف عالم مین کون شک

پھر آ کے جونپور مین شہ نے کیا قیام (عہ) — قاضی شہاب دین ملے اگرچہ لطف عام
دو ماہ سے زیادہ کیا آپنے مقام — سلطان و شاہزادے بھی بیعت ہوے تمام

درخواست نذر کی جو براہیم شاہ نے
اصلا کیا قبول نہ اوس اہل جاہ نے

رخصت ہو جونپور سے وہ شاہ باکمال (عہ) — دو روز چل کے ٹھہرے میان عظیم مال
کر مینی گاؤن مین رہے دو دن خجستہ فال — پایا نہ وہ مقام تھا حضرت کو جو خیال

آوان سے ٹھیرے حضرت عالی بہدور مین
محمود (عہ) حاضر آ ہوے شہ کے حضور مین

پہلے (عہ) ملک ہی شہ کے قدم بوس آ ہوے — ہو کر مرید داخل خاصان رہ جا ہوے
انبہ کے نیچے خواب مین وہ باصفا ہوے — سایہ مین شاخ شرق کے وہ رہنما ہوے

عہ لطیفہ نمبر ۲۳ صفحہ ۱۰۱ سے ۱۰۶ تک لطائف جلد ۲
عہ قیام رودح آباد ۱۴۳
عہ ملک الاسلام ابو الملک محمود رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد مین بمقام بہدور ملک عبد اللہ و ملک مہدی بخش اور ملک منصب علی خورد و کلان اور ملک عباد علی و ملک محمد عظیم و ملک عاشق علی وغیرہ ہین
عہ لطیفہ نمبر ۳۲ مذکورہ بالا

جب دوپہر ڈھلی تو وہی شاخ شرق آ
پچھم مین سایہ کش ہوئی بالاے فرق جا

٢٥ حیرت مین سب ہوے یہ کرامات دیکھکر
فرمایا شہ نے وانکی علامات دیکھکر
اکثر ہوے مرید نشانات دیکھکر
میرا یہی مقام ہے برکات دیکھکر

محمود کوئی جاے مناسب کا دو پتا
شاداب و خوشنما ہو زمین وان کی دو بتا

٢٦ کی عرض شہ سے آپنے اے سرور جہان
افسر ہے ایک پانسو جوگی پہ بیگمان
وہ خوب جا ہے رہتے ہین جسجا پہ جوگیان
حلقے مین تال کے ہو بنائی ہوے مکان

فرمایا شہ نے سیر زمین کی ضرور ہے
مامور ہون مین کیونکہ یہ حکم حضور ہے

٢٧ پھر آئے اور کہا کہ یہی جا ہے خوشنما
یہ نقطہ ہے اور تال ہے پرکار سا بنا
مرشد نے مجکو جو کہ وہان تھا دکھا دیا
مشکل نہین نکلنا ہے جوگی کا مطلقا

شہ نے جمال دین سے فرمایا اے پسر
جوگی سے یہ کہو کہ نکل جائے زود تر

٢٨ پہونچا یہ حکم شاہ کا اُسکو کہ جا نکل
پھیر اُسی کی سمت اُسے پڑھکی کچھہ عمل
تھی اوسنے فوج چیونٹی کی بھیجی پے خلل
شیرونکی فوج بھی یونہی کی پھیر بر محل

لاٹھی جمال دین پہ اوڑائی پئے ضرر
شہ نے عصا سے زیر کیا اسکو مار کر

٢٩ جوگی پہ سخت گذرا کہ جای امان نہین
چارہ بجز اطاعتِ شاہ جہان نہین

کلمہ پڑھا کہ کچھ ہمین اب عذر یان نہین
بیعت کی اور کہا کہ یہ میرا مکان نہین

ہون مین غلام شاہ پہ ہے باغ و گھر فدا
ایمان و جان اور سبھی مال و زر فدا

ہر اہیان اُسکے مسلمان ہوی سبھی
اسباب اُٹھایا یارون نے از حکم آن ولی
اُس دن مرید پانچ ہزار آ ہوے اخی
لا کر مقام خاص مین کہا بہ خوشدلی

القصہ شہ نے آکے مقام اپنا وان کیا
خاکِ قدم سے رشک مکان جنان کیا

محمود شہ نے تھوڑے دنو نمین لئے حضور
یک حجرہ نام وحدت آباد پر ز نور
تعمیر خانقاہ کیا اے ذوی الشعور
مجمع جہان تھا کثرت آباد با سرور

محدود روح باد ہے نام اُس مقام کا
رہتا ہے اژدہام جہان خاص و عام کا

روح افزا ہی شمال تو دار الامان شرق
بیمثل سب مقام ہین ہرگز نہین ہے فرق
تالاب ہے محیط بہ نورِ نگاہ غرق
ہوتے ہین یا نیہ طالب و مطلوب تیز و برق

جنت کی وان بہار ہے عشاق کیلئے
ہر سو فشار ساحر و فساق کے لیئے

از قاف تا بہ قاف سفر آپنے کیا
ملک طلسم و سحر مین شہ نے گذر کیا
ہر ایک اولیا سے ملے صاحب رضا
سد سکندری مین بھی چندے مقام تھا

یہ وہ سفر نہ تھا کہ ہو مقصود جس سے سیر
تھی سیر اس مقام کی جسجا نہین ہے غیر

۳۴ آتے تھے ایک روز[ع۱] شہنشاہ دین پناہ — مستانہ وار غرق مئے وحدت الٰہ
خونخوار فیل مست ملا درمیانِ راہ — حضرت کو دیکھ سب نے کیا شور و غل کہ آہ
پر کچھ خبر نہ شہ کو ہوئی شور ہے کدھر
بیخوف و بے خطر کیا اوس راہ سے گذر

عالم[ع۲] تھے ایک سید[ع۳] خان نام خوشخصال — اولاد پر نہ رکھتے تھے افسوس والکمال
دیکھا یہ خواب آئے ہین ایک صاحب کمال — سید ہین عالی مرتبہ ہین وہ نکو خصال
کہتا ہے کوئی ہین یہ جہانگیر باوقار
انکا حسود ہے دو جہان مین ذلیل و خوار

یہ دیکھ[ع۴] معتقد ہوئے شہ سے ہوے دوچار — اپنی دلی مراد کو پایا بصد وقار
آتے ہی شہ نے انکو دیا انبہ تازہ چار — فرمایا چار ہونگے پسر تیرے نامدار
طیب اور طاہر اور مطہر ذوے الکرم
اور چارمی پسر ہے محمد ذوے الہمم

ہر ایک[ع۵] انمین عالم و فاضل ضرور ہو — ہو فخر خاندان و صاحب شعور ہو
جو شخص بدگمان ہے وہ دور از حضور ہو — حالت خراب اوسکی ہے جو باقصور ہو
تھے قاضی احمد انمین سے اہل جدل ضرور
گنہہ محمد آباد ہے مشہور دوردور

گنہہ مین[ع۶] شہ کو لوگو نسے پوچھا تھا یہ سوال — حضرت پہ سب نے کرلیا تفضیل کا خیال
وصفِ علیؓ و نبی کا تھا زائد ذوی الکمال — لکھے رسالہ خاص مین اک مرد نیک حال
قاضی حمید دین بادب خاص ہوگئے

ع۱ لطیفہ اول صفحہ ۲۵ سطر ۱۱
لطائف جلد اولی ۱۲
عسہ مقدمہ صفحہ ۱۰۸ جلد
اولی لطائف ۱۲
سے مولانا سید خان نے
جواب علما و اہل جدل کا
یوں دیا کہ یہ خطا و مرو ہے
لئے ہوسکتی کہ یہ سید ہیں
لئے اپنے والدین کی ثنا
صفت میں سر کوئی دعمل
اعتراض نہیں جیسا کہ
جامع العلوم میں ہے ان الناس
ابناء الدنیا ولا یلام الرجل
علی حب ابیہ ولیدلها ترجمہ
آدمی فرزندان دنیا کے
ہیں نہیں ملامت کرتے
جاتے مرد اوپر محبت
اپنے والدین اور دادی
مدح کرنے میں ۱۲

حضرت کے دوست صاحب اخلاص ہوگئے

	فرزند مردہ اُس زن لاچین کو دیا دس سال عمر دو شہرے لڑکے کو دیدیا		اُسکے دعا خدا سے اُسے زندہ کردیا دریا کی باڑھ روک لیا ایک نشان کیا	لطیفہ ... صفحہ ... جلد اولی ۱۲
عہ لطیفہ چہارم صفحہ ۹۹ جلد اول ۱۲	بت نے پڑھا تہا کلمہ بنارس مین برملا صد ہا ہنود ہوگئے مسلم رہِ خدا			سہ لطیفہ ۵۵ صفحہ ۳۷۴ جلد ثانی لطائف ۱۲
	گجرات کے جوار مین تصویر سنگ پر بے آب ودانہ کتنے دنون وان کیا گذر		عاشق ہوئے تو عالم گلخنی ذوی الهنر ہمراہیان شاہ نے دی آپ کو خبر	
الف لطیفہ ۵ صفحہ ۱۴ لطائف جلد اولی ۱۲	تشریف لائے اور دعا اوسکے حق مین کی اُس بت کو روح خالق عالم نے بخشدی			سہ لطیفہ ۵۵ صفحہ ۳۷ جلد ثانی لطائف ۱۲
	بول وبراز حکم سے کرتے تہے جانور تہے مردمان بجز مریدین باخبر		ہمراہ شاہ اسپ وشتر اور گاؤخر کیکل تہا اُن مین ایک بڑا شخص نامور	
سہ لطیفہ سوم صفحہ ۷ جلد اولی ۱۲ لطیفہ اول صفحہ ۱۳ جلد اولی	چیونٹی نے کی تہی دعوت شہ مع چہل کسان یہ حال گذرا راہ مین سیلان کے بیگمان			سہ بمقام ظفرآباد لطیفہ ۲۲ صفحہ ۱۰۱ جلد ثانی ۱۲
سہ	بلی ہوئی گنگ کی بس صاحب کمال پاس عارفوں کے سنتی تہی اگر کے قیل وقال		شہ کی پڑی نگاہ جو اُسپر بوجد وحال آواز دیتی گنتی پہ مہمان کے نیک فال	
	باورچی حضور بہ تعداد آن ندا کہانا پکاتا سب کے لیئے صبح اور مسا			
	بہاندون نے زندہ شخص کو مردہ بنا کہ از ہمرہان شاہ نماز اسکی پڑہی		پہر نماز نعش کو لا پیش شہ رکہی تکبیر ساتہ روح سے قالب ہوا تہی	

۵ لطیفہ ۵۳ صفحہ ... جلد ثانی ۱۲
لعب ... زمانہ سجادہ ... مخدوم صاحب حضرت ... عبد الرزاق ... مین موجود ... حضور مین ... دیکھا ... جاتا تہا ... باورچی مین ... دیکھا باورچی کو اشارہ کی

اور ... زیارت گاہ ... لطائف ... لطیفہ ۲۳ صفحہ ۱۰۱ لطائف جلد ثانی ۱۲

گذرا یہ واقعہ ظفرآباد مین عجیب
اون مسخرونکو سخت ندامت ہوئی نصیب

یکپارے آدمی نظر آئے تھے تیز گام
تھے آدمی پھلے ہوے شاخون مین یکمقام

اور دیکھا ایک شہر مین ہین عورتین تمام
وقواق ہے درخت جزیرہ مین اسکا نام

بس خوردہ میوہ چڑیونکا انکی ہے بس غذا
جب ٹوٹی شاخ ناف سے تو آگئی قضا

مرض برص لعاب دہن شاہ سے گیا
کوہ شمال حکم سے تھا آپکے چلا

جوہر پہ لطف اور کرم جسکے ہی کیا
اور خوگ ساحرہ ہوے کتھی ہی بر بلا

جسنے کیا تھا قاضے حجت کو گاؤ نر
یہ سحر کا نورو کا ہے احوال مختصر

دست بریدہ قاضی رومی ہوا جدید
سید علی کی بحث سے دست شہ حمید

کی جب دعا حضور نے رو کرکے اے سعید
یک دیگ آش جو تھا کیا نوش اسے مرید

گویا ہوا نہین ہون جہانگیر مین اگر
جانگیر ہون مین بس گیا دنیا سے وہ گذر

عرفہ کے روز جانب صحرا گئے جو شاہ
کہہ اٹھا آج عرفہ ہے مین کاشکے اللہ

یک پیر کاہ کش ملا شہ کو میان راہ
جاکر حرم مین کرتا طواف اور سعی کو آہ

یہ سن کے شہ نے اسکو اشارہ جو کر دیا
جا حاجیونکے ساتھ گیا اس نے حج ادا

ملا ہوا سنبھولی کا شہ سے جو بد کلام
آئی زبان اسکی نکل تھا وہ بدلگام

صفحہ ۷۷۳ جلد ثانی ۱۲

لطیفہ ۵ صفحہ ۴۳ جلد ثانی ۱۲
صفحہ ۲۰۹ جلد اولی ۱۲
صفحہ ۱۰ جلد اولی ۱۲
لطیفہ ۲۵ صفحہ ۱۸۳ جلد ثانی ۱۲
لطیفہ ہشتم صفحہ ۲۰۲ جلد اولی ۱۲
لطیفہ ۵۵ صفحہ ۳۶۶ جلد ثانی ۱۲
صفحہ ۴۳ جلد اولی ۱۲

ویران ہوا وہ قصبہ جو آباد تھا تمام — کم سن جوان گذرنے لگے اُسکے خاص و عام

پھولا بھیڑا شہ کے مقام لطیف پر
جائس مین جاکے نیب مین اُسکا لگا ثمر

[illegible]

تھے شیخ زاہد اہل ریاض اور اہل راز — بالائے موج گھاگرہ پر پڑھتے تھے نماز
چانڈی پورہ مین رہتے تھے وہ مرد بانیاز — ملنے کو آئے اُنسے جہانگیر پاکباز

دریا مین شاہ اُنکے مصلے پہ آگئے
شفقت سے ہاتھ پشت پہ اُنکی پھرا دئے

زاہد کے دل مین گذرا کہ مین انسے کم ہون کب — ہاتھ اپنا پشت شاہ پہ پھیرا کیا غضب
فرمایا قبر اسکی چراگاہ خر ہو اب — گمنام وہ جہان مین ہے یہ شخص بے ادب

ویران کبھی یہ قصبہ اور آباد ہو کبھی
فرمایا جو کہ شاہ نے ظاہر ہوا وہی

آیا جہاز بادی تباہی مین ایکبار — حضرت تمام رات تھے محنت سے بیقرار
یانتک نشانِ صبح ہوا صاف آشکار — کی عرض خادمون نے بصد عجز و انکسار

افسوس ہے نماز عشا کی قضا ہوئی
فرمایا عمر بھر کی عبادت فنا ہوئی

پانی منگا کے شہ نے عشا کی پڑھی نماز — معمولی سب وظیفے بصد سوز اور گداز
خواب عشا کے بعد ہوا باب صبح باز — حیرت ہوئی ہر اک کو عجب ہے خدا کا راز

ہے ردِ شمس شق قمر کا سا ماجرا
کی رد لیل نائب احمد نے برملا

ع کرامت قصبہ جائس مین مشہور عام ہے ۱۲ عفی عنہ
تو اسکو پھولا پھلی کی لطائف مین بھی ہے ۱۲ عفی عنہ
لطیفہ ۵۵ صفحہ ۳۷۲ جلد ثانی ۱۲
لطیفہ ۳۸ صفحہ ۲۲۳ جلد ثانی ۱۲

۵۵۳ سنہ ہو را ور سیحہ اور جائس سے بیگمان
ساتن پورہ کے قرب مین پہونچے شہ نامان
دہلی کی سمت پہیری عنان شہ ہو روان
راعی نے سمت تال دیا راہ کا نشان

تالاب تہا عمیق چلے ہمرہان شاہ
خشکے پہ جیسے چلتے ہین اوڑتی تہی گرد راہ

۵۵۴ دہلی مین اتفاق سے آئے شہ جمیل
کی دعوت اور عرض کیا سید جلیل
آ ابن خسرو شہ سے ملے احمد خلیل
شاعر نہین خلف ہی مرا شاہ بعدیل

فرمایا شہ نے شاعر شیرین بیان ہے یہ
شاعر ہوا معًا وہ کرامت عیان ہے یہ

۵۵۵ اسلامی شیخ رومی تہے یک مرد نامور
ایسا ہی ایک خاص محل روم بی ہنر
جسنے کی غیبت اشرف عالم کی خاصکر
قایم کیا تہا عیب شہ نور عین پر

دونون کو وقت شب یہ ہوا پیش ماجرا
آکر قلندرون نے چہری حلق پر رکہا

۵۵۷ گردن کشی پہ ہو گئے آمادہ غیبیان
اسنے کیا ہے غیبت شاہنشہ زمان
زندہ نہ چہوڑو اسکو یہ ہے شخص بد زبان
اور نور عین پر بہی کیا عیب کا بیان

دیکہی نہ جانبری تو ہوے عذر خواہ یون
اسوقت مجکو چہوڑ دو لیتے ہو جان کیون

۵۵۸ آئے برہنہ سر وہ قرین اشرف زمن
اب عفو کیجیے میرے ہر اک جرم بی سخن
اور یہ کی عرض ہم ہین خطاوار بد چلن
جیسا کیا تہا ہمکو ملا رنج اور محن

شہ نے کہا معاف ہے جرم و خطا کیا

ف لطیفہ ۵
صفحہ ۵۸۳ جلد ثانی
۱۲ ف لطیفہ ۵۵ صفحہ
۲۵۵ جلد ثانی ۱۲
ف لطیفہ ۵۵ صفحہ
۲۸۵ جلد ثانی و لطیفہ
۵۴ صفحہ ۲۵۷
جلد ثانی ۱۲

لطف و کرم سے عفو پھر اُن سبکو کر دیا

کچھ زرا دیک سفر مین نتھا نزد بادشاہ
کی شاہ نے تصرف باطن سے پھر نگاہ

زنجیر آہنی کو طلب کر کے جان پناہ
وہ سرخ زر تمام ہوا آہن سیاہ

شہ روز قوت اس سے لیا ما بقی تمام
چھوڑوا دیا شہ نے پانیمین اسے صاحب مقام

آئے پئے زیارت سالار پاک باز
وان پر ملے وہ سید جعفر ز اہل راز

بہرائچ اک مقام جو نامی ہے دلنواز
اور شہ سے خضر بھی ملے آکر بصد نیاز

جعفر عرف پیر ماہ بہرائچی

باخود ہا استفادۂ دینی علوم تھا
طفل و جوان و پیر نبے خضر باصفا

شہ سے مصافحہ عزرائیلؑ نے کیا
تا ایک پہر یہ جلسۂ اقدس تھا مرحبا

اور شمہ یک بیان کیا جسم و روح کا
یعنی ملک اور غوث زمانہ تھی ایک جا

بہرائچ ایسا خاص مقام کریم ہے
جس جا مزار شاہ شہیدان عظیم ہے

گلبرگہ مین حضور جو تشریف لے گئے
وہ سید محمد گیسو دراز تھے

اور خاص خانقاہ مین آکر ٹھہر گئے
چشتی نصیری حضرت بندہ نواز تھے

مخدوم زادہ شہ کے تھے ذیعلم رتبہ دان
جنکے سبب قیام کیا آپنے وہان

تھے چار ماہ تک وہ شہنشاہ اہل دین
وہ شیخ بو المکارم و یوسف نظام دین

پھر خلوص حضرت شہزادہ مہ جبین
وہ نور عین و شیخ مبارک تھے بالیقین

لطیفہ شسشم صفحہ ۱۵۱ سطر ۲۳ جلد اولی لطائف اشرفی ۱۲

عہ لطیفہ ہفتم صفحہ ۲۲۶ سطر ۱۸ جلد اولی لطائف اشرفی ۱۲

عہ صفحہ ۲۹۷ سطر ۲ لطیفہ ہفتم جلد اولی لطائف ۱۲

عہ لطیفہ یازدہم صفحہ ۳۶۳ جلد اولی

گلشن کو عندلیب سے وہ پنجتن جو ماہ
ذکر جلی کے ساتھ چلے طالب الٰہ

آئے جو سیر[۶۶۳] باغ کو دیکھا یہ ماجرا
موجود ہے شراب و کباب عیش جانفزا

جلسہ ہے وان فاسق و فاجر کا ایکجا
ہے گفتگو مذاق کی آپس مین برملا

آواز سنتے ذکر خدائے جلیل کی
تھرائے سب اور توبہ وہان بے دلیل کی

تھے غرق معصیت[۶۶۴] جو ہوی عاشق خدا
بعض اُنھین شہ کے ہو گئے ہمراہ برملا

آپیر کے قدم پہ گرے سب کے سب دلا
بعضون نے گوشہ چلہ کشی کا بنا لیا

خاصان کبریا کے قدم مین ہے کیا اثر
ہوتے ہین موم جس سے سبھی آہن و حجر

صاحب علوم[۶۶۵] ظاہر و باطن تھے بیگمان
اکثر کتاب شہ نے کی تصنیف ہے عیان

وہ سید محمد گیسو دراز ہان
چوتھی رجب کو پیدا ہوئے سرور جہان

تھا سات سو اور تیس وہ ہجری یعنی سال
یکصد و شش برس کی تھی عمر خجستہ فال

شنبہ کو وقت چاشت[۶۶۶] وصال آپکا ہوا
پچیس آٹھ سو یہ ہوا سال آپکا

ذیقعدہ شہر سولھوین تاریخ باصفا
گلبرگہ مین مزار مبارک ہے پرضیا

فرماتے ہین یہ شرف عالم ذوی الکمال
وقت شرف ملازمت شاہ باجلال

جو جو حقائق[۶۶۷] اور معارف ملے وہان
وہ دوسرے کسی سے نہ پائے عزیز جان

جذبہ قوی تھا سید عالی کو بیگمان
اکثر وہان مقیم رہے اشرف جہان

ہے جائے فیض اور وہ برکت کا ہے مقام
ملک دکن مین جانتے ہین جسکو خاص و عام

پر ذکر بھی وہین کا ہے اے مرد خوش چلن
گلبرگہ مین مقیم تھے وہ اشرف زمن

محمود خان ساکن گجرات نیک فن
مشہور تھے امیر و نہین وہ صاحب سخن

فیضان صحبت اشرف عالم سے وہ امیر
سب کار دنیوی کو ہوے چھوڑ کر فقیر

روزانہ خرچ انکا تھا چار اشرفی مدام
اب چھوڑ ملک و مال پریشان ہوئے تمام

حضرت نے ایک پہاڑ سے جا کر کیا کلام
چار اشرفی تو ان کو دیا کیجیو دوام

پھر ان کو چار اشرفی ملنے لگین دلا
کیا کیا دکھائین حق نے کرامات اولیا

حاجی چراغ ہند و شہ اشرف جہان
مسجد مین ایکجا تھے ظفر خان کی بیگمان

قزاق کا گروہ وہان آیا ناگہان
ظاہر کیا ارادت و توبہ کا قصد وان

لیکن یہ شرط اسکے نہو ترک لوٹ مار
اصرار اپنے پیشے پہ تھا اونکو بار بار

حضرت چراغ ہند سے و اشرف زمن
بولے کہ آپنے تو یہ مناسب ہے یہ سخن

پاسخ مین یون کہا کہ مصر ہین یہ بدچلن
تارک گناہ سے نہین ہوتے یہ پرمحن

کرکے مبالغہ یہ کہا آپ نے اخنا
نومید سائلین کو نہین کرتے باخدا

صفحہ ۳۲۳ و ۳۲۴ لطیفہ دوازدہم جلد اولیٰ لطائف ... حضرت شیخ نصیر الدین چراغ ہند سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ظفر آباد مین ... لطیفہ دوازدہم مندرجہ جلد اولیٰ صفحہ ۳۲۹ لطائف اشرفی

عہ۳ آؤ تمہاری بیعت اور توبہ ہوا سگہری
ہر ایک خطا سے توبہ کی اُن سب نے اسگہری

پہر دست شہ پہ دست رکہا تہر تہری سبکے
مقراض و طاقیہ سے مشرف ہوئی سبہی

وہ سب فضیل اور عیاض جہان ہوے
بتخانہ سے نکل کے خلیل زمان ہوے

فرمایا شہ نے عہ میں نہیں کرتا مرید یون
گر نام ہے مرید و نہیں میری اسے پرفنون

جبتک کہ لوح میں نہ اوسے پہلے دیکہہ لون
مغفور ہے لکہا ہوا نام اُسکا بیچگون

دست ارادت اُسکا میں لیتا ہون ہاتھ میں
دنیا سے حشر تک اُسے رکہتا ہون ساتھ میں

حضرت عہ بدیع دین ملقب شہ مدار
باہم تہے یہ سفر و حضر میں بزرگوار

اور وہ جناب اشرف عالم فلک وقار
بندر میں روم کے بہی تہا کتنے دنون قرار

حضرت مدار قاصد شہر اودہ ہوے
اور اشرف جہان مقیم اُسجگہ رہے

خرقہ محبت عہ اشرف عالم کو دیدیا
رخصت کے وقت وقت احباب میں اخا

حضرت شہ مدار نے خرقہ عطا کیا
ہر دو بزرگوار نے گریہ بکا کیا

باہم اولیا سے عجب لطف و اتحاد
کوئی مغائرت نہیں آپس میں نیکذات

عہ باخود ہا استفادہ باطن ہی ہے لکہا
مکہ شریف کے بہی سفر میں وہ بار ضا

یعنی بدیع دین اور اشرف سے برملا
ہم صحبت ایک جا تہے حضرت اولیا

حضرت شہ مدار اویسی شعار تہے

ذکر بیعت عیاض دیدار صفحہ ۳۳۳ سطر ۶ لطیفہ دوازدہم جلد اولی لطائف ۱۲

عہ صفحہ ۳۳۰ سطر ۴ لطیفہ ۱۴ جلد اولی لطائف ۱۲

صاحب علوم نادرہ عالی وقار تھے

حضرت کو علم ہیمیا اور کیمیا ملا — اور سیمیا اور ریمیا ای صاحب عطا
ہر صفحہ فلک پہ ہے نام آپکا لکھا — قطب المدار سہر دردی مرحبا

حضرت شہ مدار تھے عالی بزرگوار
اوصاف آپ کا ہے لطائف ہیں بار بار

شیراز کے اویسی جو حافظ تھی باکمال — مجذوب وہ صاحب دیوان خجستہ فال
صحبت میں تھے وہ سید اشرف کے خوشخصال — وہ محرمانہ خلوت عالی بصد جلال

فرمایا شہ نے دیکھے ہیں مجذوب نیکذات
پر عالی مشرب ایسا نہ پایا ہے باصفات

جب سیر کرتے شاہ سمرقند کو گئے — کتنے ہزار لوگ تھے ہمراہ آپ کے
ازبک سے اور برمک و خفچاق قوم سے — لاچین اور توچین کے پیادے سوار تھے

وہ تخت گاہ خاص تھا تیمور شاہ کا
جاکر کسی نے یوں شہ تیمور سے کہا

آیا ہے شاہزادہ سمنان بہ کروفر — کتنے ہزار ساتھ ہیں اسوار بے خطر
آیا غرض ہے فوج کثیرہ سے ذی ہنر — آمادگی جنگ کا سامان ہے خاص کر

دریافت کے لیئے کسی مخبر کو شاہ نے
حضرت کی سمت بھیجا تھا وہ اہل جاہ نے

معلوم ہو گیا کہ نہیں قصد جنگ کا — وہ چھوڑ تخت و تاج ہوئے سب کے رہنما
مجمع ہے ساتھ شہ کے مرید و نکابر ملا — ہے احمد گیسو سے آپکے نانا کا سلسلہ

عہ صفحہ ۳۵۲ و ۳۵۳ لطیفہ ۱۴ جلد اولی و لطیفہ پنجاہ و چہارم صفحہ ۳۰۶ جلد ثانی لطائف ۱۲
عہ فرمایا حافظ شیراز ایک مدت سے [illegible] ریاضت [illegible] ہوئے تھے ۱۲
عہ لطیفہ ۱۵ صفحہ ۳۰۹ سطر ۱۴ جلد اولی
لطائف ۱۲ [illegible] سید احمد گیسو [illegible] حضرت کی والدہ [illegible] کے اجداد [illegible] ترکستان سے اولیاء [illegible] پیر [illegible] حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ تھے

تیمور شاہ بولے کہ دیکھا ہے مینے بھی
اُس سید بزرگ پُر انوار کو اخی

خورشید بیگ کو بہ نذورات تحفہ چند
بھیجا بسوے اشرف دین بہت بلند
لیکن یہ بات آپکو آئی نہین پسند
قندز کو کوچ کر گئے وہ شاہ ارجمند

اسباب سارا راہ خدا مین لٹا دیا
فرمایا شان و شوکت دنیا ہی یک بلا

خلفاے خاص حضرت سلطان اولیا
تھے وہ سرور پور کے عالم ذوی العطا
حضرت کبیر اور شیخ محمد تھے باصفا
در تتمہ عرف محمد کا ہے لکھا

وہ شمس دین اودھ کے خلیفہ ہوے اجل
اشرف مین شمس شمس ہین اشرف ذوی العمل

عے لطیفہ پانزدہم صفحہ ۳۹۹ سے ۴۱۲ تک جلد اولی لطائف ۱۲ عہ حضرت مولینا کبیر عباسی سرور پوری ایک دن حالت جذب مین موضع مسورنکو تشریف لیگئے مسجد مین بعالم استغراق جا بیٹھے ہولی کا روز تھا ہندو لوگ ایک شخص کو گدھے پر سوار کیئے گاتے بجاتے دروازہ مسجد پر آئے اور شور و غل کیا آپنے فرمایا وہ خر سوار کسی پہاڑ مین جا گرا چودہ برس تک دو روٹی اور ایک آبخورہ پانی کا شیخ کبیر اسکو پہونچاتے رہے اتفاقاً ہمراہ رکاب ولایت مآب حضرت محبوب یزدانی کے اسطرف حضرت کبیر تشریف لیگئے قلندر بچہ گان نے خبر دی کہ ایک جانور بشکل انسان پہاڑ مین ہی حضرت نے اسکو طلب کر کے کلمۂ شہادت تلقین کیا اور حضرت کبیر سے فرمایا کہ اسکی خطا سے درگذر کیجیے اور اسکے مکان پر پہونچایئے فوراً پہونچ گیا اور وہ صاحب کرامات اور مکاشفات ہوا ۱۲ عہ شیخ محمد بن عثمن شیخ کبیر کا مزار سرور پور مین ایک بلندی پر لب نہر ہے ۔ ہمدوش اپنے والد کے ہے دو ایک شخص اولاد مین موجود ہین ۱۲ للعہ شیخ شمس الدین صدیقی عرف سمن فریادرس کا مزار شہر اودہ مین بلندی پر ہے شیخ امتیاز علی بن نصرت علی و احمد علی

٨٤	وہ ابن خضر سید عثمان تھے پیشوا مقبول کبریا تھے سلیمان اولیا		معروف شاہ الدی[عه] مئو کی تھے رہنما سید قیام[عه] دین زمانہ کے مقتدا
٨٥	ہے شاہ پور پرگنہ مگہر میں قبر شاہ بستی کے ہے ضلع میں عیاں مثل مہر و ماہ		
	تھے رکن دین[عه] شاہ خطاب انکا شاہباز اور شیخ اصل دین ملقب سپید باز		بالائے گھاگرہ ہے مزار انکا اہل راز اور وہ جمیل دین مخاطب بہ جرہ باز
	شیخ عارف اور قاضی حجت بزرگوار ابن امیر شاہ مکارم سے تھے نامدار		شاہ ابوالمکارم امیر زادہ امرا تیمور صاحبقران سے تھے لطیفہ گوہر
	عالم صفی[عه] دین تھے سیفی ردولوی		اور وہ سماء الحق دین ردولی کے متقی

حاشیہ[عه] حضرت شیخ معروف رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف متصل قلعہ بلدہ ویرانہ الدی مئو بلندی پر ہے آپکی اولاد میں قاضی شیخ بشارت علی وغیرہ دوست پور میں اور الدی مئو کے متصل کچھ لوگ ہیں اور مولوی محبوب علی گورکھپور میں ہیں سلطان ابراہیم شرقی جونپوری نے علما کو جمع کر کے استفسار کیا کہ ہماری زمانہ میں مثل حضرت جنید اور شبلی کے کوئی ہے جواب ملا کہ خلفائے محبوب یزدانی سید اشرف سمنانی اسلیئے بادشاہ نے خدمت شاہ معروف میں استقامت اختیار کی

[عه] حضرت سید قیام الدین ابن رکن الدین شاہباز کی اولاد میں سادات شیخ پورہ پرگنہ اکبر پور اور بہی پور عرف مقام اور گورکھپور مولوی حبیب اللہ وغیرہ ہیں اور کتبا ضلع بستی میں سید قیام الدین رشتہ دار سلسلہ نانہالی سلطان صاحب کے تھے

[عه] مولینا مخدوم صفی الدین ردولوی تخلص سیفی حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کوفی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں ہیں درمیان اسٹیشن ریل اور قصبہ ردولی کے باغ میں آپکا مزار پر انوار ہے ۱۳ ذیقعدہ کو عرس ہوتا ہے شاہ محمد کرم رحمن صاحب سجادہ نشین آپکی اولاد میں ہیں منشی محمد یحییٰ اور منشی عبد الصمد اور منشی علی حسن اور حاجی محمد سلیم اور میان رحیم الدین اور حکیم رحمان و حبیب الرحمن و غیرہم آپ کی اولاد میں سے ہیں ردولی شریف محلہ پورہ خان میں قیام پذیر ہیں مولانا علیہ الرحمۃ نے اپنے فرزند جمال الدین قریشی شیخ اسمٰعیل

عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
سماء الدین علیہ الرحمہ
کا مزار ردولی
شریف میں محلہ خواجہ
میں ایک شخص

مخدومؒ خیر دین تھے سدہور کے ولی
قاضی محمدؒ اور معین ہم وطن اخی

تھے وہ ابو المظفر عالم ذوی الکمال
تھا جسکا لکھنو میں قیام اے خجستہ فال

علامؒ دین جائسی علامہ جہان
اور وہ کمال شاہ تھے جانشین ذی نشان

عبد الوہاب سید عالی رفیع شان
وہ شاہ راجاؒ قرب میں اہل کی بیگمیان

جمشید بیگؒ خاص خلیفہ تھے شاہ کے
اور قاضی رکنؒ دین بھی ہالہ تھے ماہ کے

تھے جو بپور خاص میں مفتی شہابؒ دین
ہے مسجد اٹالہ کے قبر آپ کی قرین

وہ فخرؒ دین شاہ اور داود با الیقین
اور سرہٹہ گاؤن پرگنہ انگلی میں تھے مکین

وہ نورؒ دین شاہ اور وہ تاجؒ دین شاہ
وہ آدم عثمان تھے دونیر سپہر جاہ

حاشیہ علیہ مخدوم خیر الدین دریا شاہ سدہوری کا مزار کنارہ تالاب قصبہ سدہور سے جانب دکن ہے آپکی اولاد میں حافظ عزیز اللہ وغیرہ اور جانشین شاہ عبد الوہاب ہیں عـہ قاضی محمد کی اولاد میں قاضی زادگان سدہور میں موجود ہیں جب حضرت محبوب یزدانی قصبہ ہیبت آباد تشریف لاتے سدہور سے حضرت مخدوم خیر الدین اور قاضی محمد صاحب استقبال کو آتے اور کہار کو حضور کی پالکی سے جدا کر کے بجائے انکی سواری اٹھاتے اور پانچ کوس سدہور تک پہونچاتے سبحان اللہ کیا پیر پرستی ہے ۱۲ عـہ شاہ راجا کا مزار درگاہ شاہ راجا کے نام سے مشہور ہے ضلع اعظم گڈہ شاہ راجا کو ارشاد ہوا کہ کھانا ساتھ ہی نماز کی ہر گز نوش نکرنا اللہ صاحب ولایت ترکستان جمشید بیگ ہوئے اور وطن میں مکین تھے ۱۲ عـہ قاضی رکن الدین کو ولایت گھوسی سے کوسی یعنی جنبار ان ور گوہ شمال تک عطا ہوئی ۱۲ عـہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین کا مزار مسجد اٹالہ کو دکھن اندر احاطہ اسکول واقع ہے عـہ آپکی اولاد میں شیخ تجمل حسین وغیرہ ہیں لیکن مزار آپکا مزار وہین شناخت نہین کر سکتے ۱۲

ـــ مکان نمبری ۵۵ متصل حاجی کے پوکر اسکول ضلع اعظم گڈھ ۱۳۵

گجرات عہ کے وہ شیخ بہ اسلام نامور
وہ صیفِ عہ خان مسند عالی بزرگ تر

اور وہ مبارک اور حسین فروِی الہنر
کنتور کے وہ حضرت محمود با خبر

عبد اللہ جناب بنارس کے اولیا
اور دو رجب قوم جنون کے تھے پیشوا

حاجی نظام عہ یمنی غریب فروِی الکمال
حضرت عہ کمال دین خلیفہ اور کوتوال

جسنے لطائف اشرفی لکھی ہے اہل حال
سب جانتے ہین آپکو با کشف و با جلال

محمود شہ للعہ کے خاص خلیفہ خجستہ خو
یعنی ملک رئیس اور شریف اہل آبرو

تھے صاحب علم عہ شیخ حسین مبہ جبین
لیسین شاہ ثانی جو بہلول مین تھے مکین

کرچھہ مین جنکی قبر ہے ایک نہر کے قرین
ٹپکہ جسے عطا کیا حضرت نے بالیقین

کیا لائے کوئی قید مین تحریر کے یہ نام
جسکا نہو ازل سے ابد تک بہی اختتام

عہ شیخ صفی الدین مسند عالی نواب صیف خانکی اولاد مین تعلقدار اور رئیسان ا وترولہ ضلع گونڈہ ہین ۱۲
عہ آپ کا نام حاجی نظام الدین غریب یمنی ہے ہمراہی حضرت کی تیس سال تک اختیار کی ملفوظات آپکی لطائف
اشرفی اور مکتوبات شریف کو جمع کیا ہے ۱۲ عہ شیخ کمال الدین کا قصہ اسلام لانیکا مذکور ہو گیا پہلے
جوگی تھے اب کمال پنڈت مشہور ہین ۱۲ للعہ ملک محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ اکثر کتابون مین
جابجا ہے آپ کی اولاد مین ملک منصب علی اور عبد الصمد و عباد علی وغیرہم موجود ہین ۱۲ عہ شاہ شیخ
علم بردار کی اولاد مین سادات کرچھا ضلع فیض آباد ہین ۱۲ عہ شاہ لیسین کی اولاد مین رئیسان
وچودھریان گڈہی بہلول سلسلہ بیعت قدیم پر جو قایم ہین و قایم دایم ہین ۱۲

۹۲
تھے نقشبند حضرت خواجہ بہاء دین
بابا رضا رتن تھے جو اصحاب شاہ دین

دی ہی خلافت اشرف عالم کو بالیقین
خرقہ دیا ہے حضرت اشرف کو اہل دین

پایان تیس سال بہ ہمراہی علی
ہمدان سے میر ساتھ پھرے جا بجا ولی

ارشاد ہے کتاب لطائف شریفہ مین
علماء راسخ اور ولی عفیف ہین

حاصل مجھے یہ لطف ہے لطف لطیفہ مین
جو نفستین تہین آ ہوئین یکجا نحیف مین

یک صد اور چار دہ سے مجھے سلسلہ ملا
سب اولیا سے فیض مجھے برملا ملا

پر میرے وہ نثار کیا نور عین پر
خود مین فدا ہون پیر و شاہ حنین پر

ہمشیر زادہ اپنے لقب نور عین پر
پروانہ وار شمع رخ نور عین پر

۹۵
صلبی تو پسر نہین ہے مرا گرچہ مہ جبین
پیدا ہوا ہے آنکھو سے میرے یہ نازنین

ابن حسن ابن احمد جیلان ہی نور عین
نور نگاہ اشرف سمنان ہے نور عین

اولاد غوث اعظم گیلان ہے نور عین
آل رسول سید ذیشان ہے نور عین

۹۷
پوتا جناب امام حسن مجتبے کا ہے
ناتی حسین ابن علے مرتضے کا ہے

گذری ہین چودہ پشت سلطان اغنیا
ہین پشت سیزدہ پس آن شاہ باصفا

تا سید عبد قادر سردار اولیا
تا شاہ نور عین ولی صاحب رضا

پھر تا مصنف اور بھی تیرہ گئین گذر

(حاشیہ) لطیفہ ۱۵ جلد اول ... لطیفہ ... ذکر جانشینی حضرت نور العین ... صفحہ ۲۸۰ جلد ثانی ... نسب نامہ حضرت نور العین لطیفہ پانزدہم جلد اول صفحہ ۳۸۰ سطر ۱۳

چالیس پشتین ہو گئین از سید البشر

فرمایا شہؑ نے ہونگے بہر طبقہ نامور
مردان غیب اور مجاذیب بیشتر

اولاد نور عین سے ذی العلم باہنر
بل ان مین ہوگا ایک بڑا صاحب اثر

حالت میری بھی اسمین فرود آئیگی ضرور
ہو فخر خاندان مین وہ صاحب شعور

تا پشت ہژدہ میرے فرزند باصفا
بدخواہ و بدکنندہ جو ہین انکے باجفا

کی ہے دعا خدا سے کہ سب میرے باصفا
مردان غیب دشمن جان انکے ہون خدا

اولاد نور عین کا نگران ہو سربسر
مرنا میرا اور جینا برابر ہے اے پسر

میرا عدو وہ ہے جو ہو دشمن اولاد نور عین
مجھ سے نہین جدا ہے مرا شاہ نور عین

انکا عدو رسولؐ و خدا کا عدو ہے عین
سایہ کے طور ساتھ ہون ہمراہ نور عین

اولاد نور عین جو قانع رہین سدا
روزی اونہین کثیر دلائے گا کبریا

تھے پنڈوا کے حجرہ مین سلطان اولیا
فرمایا شہ کے پیر نے اے آل مصطفا

آواز اُس مین پیر کے نعلین کی سنا
مشغول ہو کس شغل مین بتلائے ذرا

کی عرض باندھتا ہون کمر خدمت حضور
بولے یہ پیر باندھیو مضبوط پر ضرور

حضرتؒ کو فکر ہو گئی اقرار پیر سے
اب سنت نکاح ہو کیونکر فقیر سے

یعنی یہ وعدہ کر لیا ہے دستگیر سے
یہ فرض وعدہ ترک ہو گا حقیر سے

[illegible]

حجرے میں پھر تو آ گئے مرشد رفیع شان
حضرت علاء دین ہدایت کن جہان

کی پھر نگاہ لطف سوے اشرف زمن
فرزند صلبی گو نہوا تم سے خوش چلن

فرمایا فکر آپ کو ہے کیوں عزیز من
ہے نور عین آپکا رزاق نیک فن

وہ بھی ہے خاندان تمہارے سے باصفا
وہ نور عین صاحب عرفان ذوی العطا

ماہ رجب میں غوث ہوے اشرف زمن
یکصد و بست سال تھی عمر جناب من

ہفتاد و ہفت صد سن ہجری میں خوش چلن
اسمیں سے بیس بخشے دو شخصوں کو بہ سخن

سو برس اس جہان میں ہے اشرف زمان
پچیس شاہی فقر کے ہفتاد و پنج عیان

ذکر وفات حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ العزیز

وقت وفات اشرف عالم جو آ گیا
شیریں کلامی آخری سب کو سنا گیا

وہ روز تھا کہ رات کا عالم دکھا گیا
ہو بادشاہ لطف سے ہر اک گدا گیا

پہلے طلب ہوئی کہ تو آ شاہ نور عین
مجھ سے نہیں جدا ہے مرے ماہ نور عین

بابا حسین خادم حضرت تھے بارضا
اسمیں سے چار خرقے وہ سلطان اولیا

تھے تبرکات کے لئے اٹھا اٹھا
اس شاہ نور عین پہ ایثار کر دیا

پھر پانچ خرقے اور نکالے حضور نے
پانچوں پسر کو بخشدیا اہل نور نے

طلبی پہ شمس دین ہوے شہ کے روبرو
فرمایا اسنے آپنے ذی علم ہو گا تو

کوتاہ عمر ہوگی تری یار نیک خو　　پھر جامہ سبز بخشدیا اسکو دوبدو

ہژدہ برس کی عمر مین تھے وہ ذوی النظر
ناکدخدا ہی کر گئے دنیا سے وہ سفر

آئے حسن خجستہ سیر پیش رہنما　　فوراً حضور نے انہین جامہ عطا کیا
پھر احسن الوجوہ خطاب آپنے کیا　　اور اکبر الوجوہ کہا شہ نے حبذا

شاہ حسین کو بھی ملا جامہ از حضور
میرا حسین ثانی ہے فرمایا باسرور

ہوئیگی اونسے کثرت اولاد برملا　　آئے جو احمد انکو بشارت یہ دیدیا
احمد ہے ثانی یعنی یہ ہمنام مصطفا　　موصوف تو صفات نبی سے ہو مرحبا

جامہ دیا اور اونکو دعا آپنے یہ دی
اولاد مین تمہاری بہت ہونگے متقی

آئے فرید انکو کہا ثانی فرید　　ہوتی ہے تم سے حب الٰہی کی بو پدید
بخشا تبرک انکو بصد لطف اے سعید　　قتال ترک لوری کو نعمت ملی فرید

اولاد نور عین سے ہون تمکو جانتا
دیکھو نہ ہاتھ سے یہ فرزندی مطلقا

ابن کبیر در یتیم سرور پور　　آئے طلب سے پیش شہنشاہ اہل نور
پایا تبرکات و بشارات باسرور　　فرمایا یہ عزیز ہے فرزند باشعور

ہے یادگار شیخ کبیر ذوی العطا
اولاد اسکی میرے ہین فرزند باصفا

[عه] سب لوگ ہوئین حلقہ بگوش اونکے بخطر
پھر بوالمکارم اور ہوئے شمس جلوہ گر

جیساکہ نورعین کی اولاد سے پسر
وہ قاضی حجت اور وہ معروف باہنر

پایا تبرکات و بشارات بے شمار
آئے مرید شاہ کے سب صاحب وقار

[عه] سبکو تبرکات عنایت ہوئے کثیر
تعظیم نورعین کو تھا حکم ناگزیر

نعمائے دو جہاں سے سب ہوگئے امیر
سمجھے نہ انکو تا کوئی ہرگز کبھی حقیر

رکھنا اطاعت اور مراعات کا خیال
اولاد نورعین کو تم سے نہ ہو ملال

[عه] پیش از وفات یک شب و روز اشرف جہان
الہام مین یہ آئی ندا آپ کو وہان

تھے قبر مین مقیم سپے چند امتحان
محبوب خاص ہے یہ مرا اشرف زمان

مغفور مین نے اسکے مریدون کو کردیا
اور دوست اسکے ہین جو زمانہ مین جابجا

[عه] فرماتے ہین یہ سید اشرف وحید دین
اخیار او ابرار او ابدال نازنین

آئے فرشتے تیس ہزار از مقربین
مردان غیب اور امامان مہ جبین

لبنان او سراندیپ کے ستر ہزار تھے
حرمین کے صلحا بھی وہان بیشمار تھے

[عه] تکفین و غسل کیلئے مردان باخدا
آئے تھے فوج فوج وہ اشخاص بیریا

عه مضمون بشارت المریدین و رسالہ قبریہ و لطیفہ ۵۹ و ۶۰ جلد ثانی ۱۲

من بعد اسکے میرا جنازہ لیا اٹھا — جا کر کے رکھا زیر شجر صدر منتہا

کعبہ کی سمت سب نے پڑھی متفق نماز
پھر غیب سے ندا یہ ہوئی اہل امتیاز

دنیا مین میری نعش کو مدفون جا کرین — جسمین رہا ہون خلق کی سب وانپہ جا تین
مغفور میری قبر کے زوار سب ہین — ہر ایک امین آتش دوزخ سے تا بحین

روزانہ اب بھی مرجع ہر خاص و عام ہے
حاجت روا ہے خلق یہ عالی مقام ہے

تاریخ بست و ہشت محرم کو لے نگار — سنہ آٹھ سو اور آٹھ تھا ہجری سے باوقار
آیا ظہر کا وقت جماعت تھی بیشمار — فرمایا نور عین چلین آگے نامدار

ہوئین امام اور پڑھادین نماز کو
تسکین بخشین میرے دل بانیاز کو

کرکے ادا نماز کو دیکھا نور عین — آبیٹھے شہ کے سامنے جون ماہ نور عین
پھر اٹھ کے شاہ آئے قرین شاہ نور عین — اکرکے تواضع شہ نے کہا واہ نور عین

گردن جھکا کے بولے تو قائم مقام ہے
ہے شاہ تو جہان ترا سب غلام ہے

قوال کو طلب کیا حضرت نے ایکبار — حاضر ہوئے حضور مین سب آکے جان نثار
آغاز کی ملمع سعدی کو خوش گوار — داؤدی لحن کر دیا اس جا پہ آشکار

جام وصال یار مین سرشار ہوگئے
واصل خدا سے سر بسر یکبار ہوگئے

افسوس آفتاب ولایت نہان ہوا
پنہان زمین مین سید والانشان ہوا
آنکھونسے اشک نکلے جگر خونچکان ہوا
تاریک غم مین شاہ کے سارا جہان ہوا

خاموش بلبلان چمن خوش نوا ہوئے
ساکت ہر ایک دوست شہ اولیا ہوئے

قبل از وفات روضہ اقدس بنا ہوا [۱۲۱۲ھ]
سن سات سو ترانوے ہجری مین پر ضیا
کلمہ کے ساتھ کندہ کیا خوض باصفا
تھے پانسو فقیر زمقبول کبریا

جمشید کو انہون پہ دیا شہ نے افسری
اس کار کے سبب سے ملی ان کو برتری

مشکیز ساتھ لائے تھے زمزم کے سابیار [۱۲۱۱ھ]
کعبہ سے خادمان شہ صاحب وقار
چھوڑے گئے وہ حوض مبارک چشمۂ گوار
اکثر لگائے شہ نے درختونکو بار بار

گرتا نہ آب خضر سکندر کبھی تلاش
قطرہ جو شہ کے حوض کا پاتا وہ خوش قماش

وہ موضع بہدور کے محمود بے ریا [۱۲۲۳ھ]
یعنی ملک خلیفہ سلطان اولیا
تھے مہتمم وہ روضہ کی تعمیر کو سدا
سکرا کے میر شیخ تھے معمار باصفا

تعمیر قبر در یتیم اور نور عین

معروف اور قاضی حجت نے کی بہ زین

ذکر حضرت حاجی سید عبدالرزاق نورالعین جیلانی قدس سرہ العزیز

ہے [١٣٤] مرقد حضور پر انوار بے مثال
مشہور وہ مقام کچھوچھہ مین باجلال

وہ سات کوس ریل سے ہے مشرق و شمال
اکبرپورہ مین ریل ہے اے صاحب جمال

تحصیل ٹانڈا اور ضلع فیض آباد ہے
بسکھاری ڈاکخانہ صاحب مراد ہے

تھے [١٣٥] نور عین بعد وفات شہ جہان
چالیس سال بر سر سجادہ بیگمان

جیلان سے آئے ہمرہ آن خال مہربان
بارہ برس کے سن مین سبھی چھوڑ خانمان

خدمت مین پیر کے گئے اڑسٹھ برس گذر
یکصد و بست سال ہوئی عمر شہ بسر

علم و کمال [١٣٦] بخشنے کا ذکر آگیا
حضرت جناب اشرف عالم سے برملا

فرمایا شہ نے اہل نظر کے لیے اخا
آسان ہے آش کہا نیسے ایثار علم کا

منظور نور عین کا پھر امتحان ہوا
کس درجۂ کمال کا میرا جوان ہوا

فرمایا [١٣٧] ہے امیر علی بیگ نامور
خدمتگذار و طالب حق سوختہ جگر

کیجئے تصرف اسپہ بہت جلد ای پسر
اسی کو علم ظاہر و باطن ہو خاصکر

کی عرض نور عین نے با عجز و انکسار
ذرہ کو پیش شمس کہان عزت و وقار

ہ صحیفہ دوم طبع اول صفحہ ۱۰۹ صحیفہ اشرفی ۱۲

۱۲۹ھ
فوق الادب ہے حکم تو مجبور ہو گئے — حجرہ مین ساتھ اپنے لیا اونکو آپنے
تا ایک پہر تصرف باطن کیا کئے — جسکے اثر سے پتھر و آہن پگھل چلے

بعد اسکے آئے پیش جناب اشرف جہان
آ بیٹھے اہل علم وہان بہر امتحان

اُمّی سے پوچھتے تھے وہ سب علمی مشکلات — دس دس جواب دیتا تھا ایک ایک کا باصفات
بخشا خدا نے دم مین اسے کیا ہی عمدہ بات — تحسین و مرحبا کی صدا تھی بہ شش جہات

کیا شان اولیاء خدائے جلیل ہے
عیسیٰ کوئی و موسیٰ اور کوئی خلیل ہے

وہ نورعین حین وفات اپنے برملا — بیٹونکو اپنے پھر عنایت طلب کیا
ہر چار کو خلافت و سجادہ دیدیا — جو کچھہ تبرکات تھے سب کو عطا کیا

مسند نشین شاہ کی حضرت حسن ہوے
قایم مقام خاص یہ گل پیرہن ہوے

حضرت حسین شاہ ولایت ہوی ضرور — بخشا مقام شہ نے اونہین شہر جونپور
احمد شہ ولایت جائس ہین باشعور — علم و عمل کو آپنے پونہچایا دور دور

حضرت فرید کو بھی ولایت عطا ہوئی
یعنی بسوڑہی آپ کا مسکن ہوا اخی

حاجی علی حسین کو سجادہ حسن — حق نے کیا ہے لطف طفیل شہ زمن
ہین وہ اجل خلیفہ ز اولاد آن حسن — محفوظ ہر بلا سے رکھے انکو ذوالمنن

سید حسین کو ملا سجادہ حسین

اولاد سے حسین کے ہین سید حسین	۳۳۱ھ
جیسا کہ آجتک مین وہ پایا کیا ظہور بالاے روضہ ہین صفاول مین جو قبور	اکبر خلف حسن کا لکھون سلسلہ ضرور مسند نشین وہ صاحب خرقہ تہے اہل نور

وہ خرقہ پوش صاحب سجادہ اولین
تاریخ بست وہشت محرم کی بالیقین

پہر سید محمد سردار باکمال عبد الرسول انکے خلف شاہ ذوالفضال	بعد از حسن محمد اشرف شہ جمال ثانی حسین ابن محمد تہے نیک فال

نور اللہ جناب پسر صاحب نعم
مسند نشین تہے اپنے پدر کے ذوی الہمم

حاشیہ خرقہ مبارک حضرت شاہ حسن شریف کو حضرت نور العین اور مخدوم صاحب سے جو ملا تہا حضرت شاہ نذر اشرف سجادہ نشین تک ۲۸ محرم کو برابر خرقہ پوشی چلی آئی بعد انتقال سجادہ نشین ممدوح زوجہ حضرت جائس کو اپنے والد شاہ عطا اشرف سجادہ نشین کی مکان پر لیکر چلی گئین سلسلہ خلافت کا بذریعہ شاہ محمد نواز کچھوچھہ مین صرف قایم تہا ۱۲۹۱ھ سے پہر وہ خرقہ پوشی حاجی سید علی حسین سجادہ نشین کو حاصل ہوئی سوالات عشرہ کا جواب شاہ محمد اشرف صاحب جائسی سلمہ نے جو تحریر فرمایا ہے اور متعلق اسکے ہے لکھتا ہون سوال دوم جو خرقہ کہ بی بی اللہ کہی بنت حضرت شاہ عطا اشرف صاحب قدس سرہ العزیز زوجہ شاہ نذر اشرف صاحب کچھوچہ شریف سے جائس کو لیگئی تہین وہ آپکے یہان ہے یا شاہ علی حسین صاحب کے یہان یا میان رفیع الدین کے گہر مین ہے جواب شاہ علی حسین صاحب کی مکان مین یقینا وہ خرقہ نہین ہے نہ کبہی مینے انسے یا کسی سے سنا ہے اور اپنے یہان کی بہی تحقیق و تصدیق اس خرقہ مقدسہ کی مجکو نہین ہے نہ اپنے والدین مرحومین سے مینے سنا البتہ میان رفیع الدین ناقل تہے کہ میری دادا کی پہوپہی حضرت شاہ مراد اشرف صاحب قدس سرہ العزیز کو بیاہی ہوئی تہی جو صاحبزادے حضرت شاہ عطا اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے تہے بعد انتقال حضرت شاہ مراد اشرف صاحب کی میرے یہان اس توسل سے پہونچا کہ جسکو مینے شاہ اشرف حسین صاحب کچھوچہ کی کے جو اولاد حضرت شاہ حسن رحمۃ اللہ علیہ کے تہے وارث سمجھکر دیدیا اور یہی شہرت پذیر ہے سوال ششم مینے جو تبرکات آپ کے

پھر وہ ہدایت اللہ با کشف لا کلام — اور وہ عنایت اللہ عالی ذوی المقام

پھر شاہ نذر اشرف ذو المجد نیک نام — بھائی خلیفہ اُن کے محمد نواز نام

ابن نواز شاہ صفت اشرف دلی

جنکے بھتیجے شاہ قلندر تھے متقی

حاصل کیا اجازت و بیعت کو بیگمان — اس منصب علی نے پدر سے عزیز جان

دی اذن اس نحیف کو وہ عم مہربان — جیسا کہ اپنے باپ سے پایا بعز و شان

حاجی علی حسین برادر کو مین نے دی

سجادہ حسن نہ آگہی رہے تھی

اول خلف حسن سے ہے اولاد مختصر — لکھتا ہون اُنکے نام کہ ای صاحب ہنر

ہے صاف مینے دیکھے نسب نامے معتبر — ہے ذکر اُنکا جو ہین کچھوچھہ مین با ہنر

موجود جو بزرگ ہین آل حسن دلی

لکھتا نہین مین اُنکے فردعات کو ابھی

سید محمد ابن محمد بن الحسن — تھے خویش شاہ لاڈ کے وہ سرور زمن

تھے سہ پسر نواسۂ شہ لاڈ خوش چلن — ثانی حسین و بو الفتح و ثانی حسن

اول خلف حسن سے علی اشرف ابھی

دوم حسین کے نہین اولاد اب رہی

عـہ سید علی اشرف ولد شاہ بھبود اشرف معہ چچہ ہمشیر گان کے (۱) سید اشرف حسین ابن شاہ محمود اشرف کچھوچھہ (۲) شاہ بدر الدین اشرف ابن شاہ تقی الدین بسکھاری (۳) شاہ احمد حسین ابن شاہ خادم حسین بسوڑہی پورہ کامگار (۴) شاہ علی افضل ابن شاہ جان علی صالح پور (۵) حاجی شاہ امام الدین ابن شاہ

۱۳۱۰ احفاد جسکے نذر شہ اہل راز تھے
پھر لا ولد وہ معدن عجز و نیاز تھے
مسند نشین اور خرقہ سے بھی سرفراز تھے
جن کے خلیفہ شاہ محمد نواز تھے

بوالفتح تیسرے تھے پسر صاحب وقار
موجود پانچ شخص ہین اب انکے گلعذار

والد میرے[ظلہ] سعادت[ع] علی شاہ محتشم
فضل حسین[ع] اخی اور و عباس مغتنم
زوار و حاجی عابد و ذیعلم محترم
فرحت حسین[ع] جدی اخی ہین فی وی الہم

کنتور کے وہ حاجی اشرف حسین اخی
ہین یہ نواسے سلسلہ اشرف دلی

حاشیہ[ع] حاجی شاہ سعادت علی ولد شاہ قلندر بخش نواسی شاہ غلام علی صالح پور رنجانہ شاہ نیاز اشرف کچھوچھہ اولاد شاہ راجو
منسوب ہوئی دو پسر پیدا ہوی اشرف حسین موجود مولف ہذا جسکی شادی دختر شاہ امداد اشرف صالح پور سے ہوئی انسے یک دختر بلقیس
ہوا کے جو مولوی سید احمد اشرف ابن شاہ علی حسین کو منسوب ہوئی واقعہ ۵ شعبان ۱۳۰۹ھ جنسے ۳ دختر ہین
اور ایک پسر مولوی محمد جعفر اشرف مرحوم جو بنت شاہ فضل حسین سے منسوب ہوا جسکا لڑکا محمد محی الدین اشرف بدعمرہ ہی پسر دوم حاجی ابو
احمد محمود علی حسین سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ جسکی شادی دختر کبیر شاہ حمایت اشرف مرحوم یعنی ہمشیرہ شاہ حسین سجادہ نشین سے ہوئی انسے ایک پسر
مولوی سید ابو محمود احمد اشرف بدعمرہ اور ایک دختر جو سید نذر اشرف بدعمرہ ولد سید فضل حسین ابن شاہ منصب علی سے منسوب ہوئی بعد وفات
زوجہ اولی کے شاہ علی حسین دختر شاہ تجمل حسین صالح پور سے منسوب ہوئی جسے ایک پسر مصطفے اشرف اور دو دختر جو پسران سید محمد یحیی رئیس محمد اصدق بستی
کو منسوب ہوئی ہین

عہ سید فضل حسین و غلام عباس سلمہ اللہ تعالی ابنان حضرت مخدومی عمی حضرت شاہ سید منصب علی مرحوم ابن شاہ قلندر بخش ۱۹ محرم
۱۳۰۳ھ کو شاہ منصب علی کی وفات ہے، شاہ فضل حسین ہمشیرہ مولوی شاہ علی حسین جائسی اشرفی سے منسوب ہوی جنسے مولوی نذر اشرف
خویش شاہ علی حسین سجادہ نشین اور دختر زوجہ محمد جعفر مرحوم ابن مولف ہے شاہ غلام عباس کے چہ فرزند دو محل سے ہین ۱۲

فرحت حسین ابن شاہ امام الدین اشرف مرحوم اور حاجی اشرف حسین ابن سید احمد مسعود کنتوری موجود ہین ۱۲

سید محمد ابن محمد سے دو پسر
بوالفیض شاہ دوسرے بوالخیر نامور

صاحب شرف ہوئے ہین یہ از روئے دگر
بوالفیض سے نہین رہی اولاد اب مگر

بوالخیر سے محمد محسنؒ ہین باشعور
اوستاد زادے میرے ہین نور حسنؒ ضرور

حیدر حسینؒ اور نجف باحسین ہین
بنگال مین جلال شہ زیب و زین ہین

یہ بھی نواسے سلسلہ نور عین ہین
ھنڈور مین مقیم مظاہر حسین ہین

یارب یہ سلسلہ رہے تا یوم نفخ صور
ہر ایک انمین ہوتے رہین اتقیا ضرور

اوسط خلف حسینؒ کا اب سنیئے سلسلہ
مسند نشین او صاحب خرقہ تھے باصفا

جسطرح آجتک ہوے اشخاص اتقیا
جنکے صف قبور ہے روضہ پہ برملا

سجادہ اور خرقہ مبارک او عرس شاد
پایا ہے بست و ہفت محرم بعز و جاہ

بعد از حسینؒ ابن شہ نور عین کے
پھر حاجی چراغ جہان راز دار تھے

کی شاہ لاڈ سید جعفر نے راہ طے
محمود شمس دین چلے جنکے پے بہ پے

پھر بعد مین علی ہوئے پھر وہ حسن شریف
حاجی شہ محامد پاکیزہ و لطیف

ہین درمیان شاہ محامد دہم علی
بوالغوث اور علیم او محمد اشرفی

اشخاص خرقہ پوش ز اولاد آن ولی
خلفا تھے اپنے پیر کے مجمل ہے آگہی

بعد از محامد ابن جناب حسن شریف

اُنکے پسر محمد ملی ہوے حنیف

اُنکے نواسے شاہ جمال اشرف ولی — پہر اُنکے شاہ نعمت اشرف ہوی اخی
پہر یحیی اشرف اپنے پدر کے ہوے وصی — شاہ نقی دین خلف جن کے متقی

سید مجید دین خلف انکے نیک فال
تائب تھے جو نصوح کے مانند باکمال

حاجی علی حسین ہین اور سید حسین — یعنی خلیفہ اور مرید آل نور عین
تھے ذی ولد عزیز ہماری علی حسین — نابالغ اس زمانہ مین تھو سید حسین

حاجی تھو خویش بہائی حقیقی کے باصفا
سید حسین اپنے بہتیجے تھے باصفا

سید بڑی تھے ابن حسین ذوی الہم — سید براہیم اور محمد تھے ذوالکرم
احمد اور دوست اشرف عالی تھو باحشم — سید عنایت اللہ و بوالفتح ذی نعم

وہ رحمت اللہ شہ مقبول کبریا
دیوان علی حسین سے تھے بس صاحب رضا

عبد اللہ جناب ز خاصان بارگاہ — درگاہی اشرف انکے بہتیجے بعز و جاہ
اس عاجز و نحیف کو وہ پیر شاہ — کی ہے عطا اجازت و نعمت پے اللہ

ع شاہ مجید الدین اشرف سجادہ نشین کی وفات ۲۵ جمادی الاول ۱۲۸۹ سنہ ہجری مین ہوا ۱۲۱

ع سوال شاہ سید حسین صاحب کے نابالغ ہونے کا کیا ثبوت ہے اسمین بڑا نقص پیدا ہوتا ہے ایسے شخص کے ہاتھ پر مرید ہونا درست نہین ہے جواب۔ مقدمہ منفصلہ ۲۰ اگست ۱۸۷۳ء اظہار شاہ حمایت اشرف والد شاہ سید حسین سے ثابت ہے پرشادی ساہو ڈگریدار مدعی بنام مجید الدین اشرف نمبردار و وارث علی مدعا علیہم شاہ محمد صفدر سائل عندر دار سطا البدجراے

ذکر سلسلۂ بیعت حضرت جعفر ثانی ابن چراغ جہان عرف سجادہ نشین ... الغریز ۱۲

اپنے خسر زکریا بہ اشرف سے بھی اخا
پایا تھا جو کہ سلسلہ مجھکو عطا کیا

جعفر بن چراغ جہان نے عزیز جان
بیعت کیا ہے حضرت محمود سے عیان

شاہ مبارک اور وہ عبد العلی میان
اور وہ غلام اشرف ہادی گمرہان

سید ہدایت اللہ سردار بے ریا
نور اشرف ولی زمحبان کبریا

سید نشان اشرف مجذوب باجلال
اور وہ عماد دین بن ابن ذوی الکمال

انتیس ماہ صوم ہوا جمعہ کو وصال
بارہ سو اور نو دمین کیا یعنی انتقال ۱۲۹۰ ہجری

اشرف نے کی حصول ارادت کو خواہین
از راہ وسیلہ ہے گذر اوس جناب کین

حاجی علی حسین کو از راہ لطف خاص
تقلیم کی ہے آپنے از طرق خاص خاص

مخصوص انکو شاہ سے جیسا تھا اختصاص
ہم صاف اسکو لکھ نہین سکتے بوجہ خاص

ماجد حسین اپنے پسر کے لیئے ضرور
ارشاد ہے نہ کیجیو تقلیم مین قصور

وہ شاہ راجو ابن چراغ جہان کریم
محمود جنکے پیر واخی سرور عظیم

احمد ہوے مقام پہ والد کے مستقیم
فتح اللہ جناب خلف احمد رحیم

سید محمد بہ مراد اور بہاء دین
جن کے خلیفہ شاہ توکل علی امین

داؤد علی عرف پلٹ شاہ باکمال
ابن بہاء دین تھے وہ صاحب جلال

عہ ذکر سلسلۂ بیعت حضرت شاہ راو ظہور اللہ الملقب حضرت حاجی چراغ جہان سجادہ نشین قدس سرہ

شہ کے بھتیجے اور مرید خجستہ فال ۔ سید نیاز اشرف ذو الخلق باجمال

ہے اشرف غریب مرید اُس جناب کا
حضرت شہ نیاز ولایت مآب کا

دوم ربیع الثانی تھی شہ کا ہوا وصال ۔ بارہ سو اور گذرا تھا ہفتاد و ہشت سال
روز دوشنبہ وقت تھا من بعد از زوال ۔ گذرا غدر کو ہند مین تھا صرف پانچ سال

قبر حضور پیش در اشرف جہان
پائین شاہ راجو بلندی پہ ہے عیان

یہ سلسلہ نحیف کی بیعت کا ہے اخی ۔ داعی ہون مین خدا سے کہ ای خالق و غنی
صدقے سے میرے پیر کے کر مجکو متقی ۔ اور خاتمہ بخیر ہو میر البصد خوشی

مین زیر خاک مدینہ ہون یا الہ
یا قرب مرقد شہ سمنان خاک راہ

تھے ابن شاہ لاد جہانگیر اولیا ۔ مجذوب مست غرق مئے وحدت خدا
بنگلے مین ہے مزار پر انوار آپ کا ۔ بھولا کو جسنے راج دعا کر کے دیدیا

اولاد دختری سے جہانگیر شاہ کے
ابتک ہوے کثیر ولی اہل جاہ کے

سید بہکر بساری ابن چراغ جہان ولی ۔ بیعت ہے انکو حضرت محمود سے اخی
تھے خویش اور بھتیجے جہانگیر کے وہی ۔ ہمدوش قبر شاہ جہانگیر ہے بنی

اس خاندان مین گذرے بہت صاحب کمال
مجذوب مست صاحب عرفان خجستہ فال

۱۲۶۰ھ

اب تیسرے پسر کے صفو صاف حال کو
سجادہ نشین خلف خوش خصال کو

ایثار خرقہ پاک ہے صاحب جمال کو
اکثر تبرکات ملے باکمال کو

اور یوم بست نہ محرم ہے عرس کا
احمد کو ہے علاقہ جانشیں عطا ہوا

بعد از جناب بندگی احمد بزرگ پیر
مسند نشین حاجی قتال دستگیر

سید جلال و شاہ مبارک تھے بے نظیر
پھر ثانی جلال و مبارک ہوے امیر

مخدوم عالم اور وہ عارف ذوی الکمال
وہ شاہ لعل و سید فاضل خجستہ فال

حضرت مراد اشرف ابن شہ عطا
حضرت غفور اشرف سردار پیر یا

پایا فتح علی نے تبرک سبھی اٹھا
پھر اوس رفیع دین کو یہ سلسلہ ملا

پھر اوسنے خرقہ پایا اس اشرف حسین نے
نیز اوس علی حسین اخی نور عین نے

اشرف قلی کو سلسلہ عارف سے ہے ملا
حضرت امین و انور علی کو ہوا عطا

سید جمال اشرف عالی ہے بارضا
سید امیر اشرف مرشد مرے ولا

بارہ سو نوے ایک میں وہ کر گیے سفر
مسکن تھا اب مزار ہے ڈگیا میں خاصکر

ہے سلسلہ مبارک اول سے مستقیم
حضرت ولی اور شاہ محب اللہ رحیم

اور وہ عنایت اللہ و کرم اللہ کریم
پھر اشرف جہان تھے ولی صاحب نعیم

پھر ذوالفقار اشرف مقبول کردگار

مخدوم با جہانیان تھے صاحب وقار

سید امام اشرف عالم ذوی الہنر | والد مرے سعادت علی شاہ نامور
مجکو خلافت اپنے ہی والد سے خاص کر | شہر مدینہ پاک مین اے صاحب نظر

ماہ صفر تھا اور سنہ ہجری نیک فال
بارہ سو اور نوے پہ گذرا تھا تین سال

شاہ حبیب اللہ تھے ابن کرم اللہ | جنکے پسر محمد اشرف جہان پناہ
اُنکے خلف تھے احمد اشرف بعز و جاہ | جنکے خلیفہ ہادی اشرف تھے مثل ماہ

اُنسے رفیع دین کو یہ سلسلہ ملا
حضرت نے مجھ غریب پر ایثار کر دیا

حضرت جہانیانکے خلف حضرت ولی | موجود جنکے چار پسر ہین بخوشدلی
اشرف جہان اور شاہ علی نقی تقی | یحیٰی حکیم اور حبیب اللہ ذکی

ہر چار چار گوشہ عالم مین فرد ہین
ذی علم با ہنر ہین وجیہ اہل درد ہین

ابن ظہور اشرف عالی بزرگوار | سید علی حسن ہین ذوی العلم ذیوقار
اُستاد شاعرونمین طبیبونمین پختہ کار | ہین آل مصطفےٰ پر دل و جانسے نثار

ہون آل اشرفی سے ہر اک صاحب عمل
نقصان کا ذرا بھی خدا یا نہو خلل

یہ ذکر خاندان جلالی تہا مختصر | اب سنئے کچھ کمال کمالی کا خاص کر
شاہ کمال ابن جلال الدین پسر | شاہ جمال اور براہیم با خبر

تو وہ شاہ خدا بخش اور شاہ جمال تھے
وہ شاہ عطا اشرف باوجد وحال تھے

عنہ پھر شاہ لطف اشرف و شاہ رفیع دین
شاہ محمد اشرف سجادہ نشین
امداد علی میر و نور اشرف امین
یہ لا ولد جہان سے گئے شاہ نازنین

تھے ابن عم تجمل حسین شاہ
اُن کے خلف محمد اشرف بعز و جاہ

عنہ تھے عبد رحمن ابن جناب شہ کمال
عنہ ملا غلام مصطفےٰ باسو ذوی الکمال
شاہ جنید اور وہ فیروز با جلال
وہ ملا باقر اور ولی احمد اہل حال

وہ میر احمد اور محمد ذوی الہنر
سید براہیم ابن محمد بزرگ تر

عنہ وہ سید حسین تھے سجادہ نشین
دختر ہے ایک زوجہ اشرف جہان امین
قائم مقام حیف ہے اونکا کوئی نہیں
اولاد بخشے انکو خداوند عالمین

ہیں انکے ابن عم وہ سید فدا حسین
ابن براہیم ابن محمد نیب و زین

عنہ ہیں احمد اشرف اور وہ محمود اشرفی
جانشین ہیں بارہ شخص ہیں اولاد اشرفی
اولاد علی تو صاحب عفت ہیں اے اخی
یعنی کمالی اور جلالی سے متقی

اثنا عشریہ برج کرامت کے ہیں نجوم
بارہ امام کے ہیں نشانی ذوی العلوم

عنہ چارم پسر فرید طریقت شعار ہے
اولاد دختری ہے شہ باوقار ہے

[illegible]

[illegible]

آباد ہین بسوڑہی مین آل کبار سے
پوتے حسین واحمد ذی اقتدار سے

ترکے پہ نانہال کے جاکر ہوئے مقیم
ہین سات شخص آل فرید شہ عظیم

یعنی محمد اشرف وہم سید نذیر
بندہ کریم اور بدر حسن شاہ بے نظیر

الطاف اشرف اور مراد اشرف اے فقیر
امداد اشرف آل شہ دستگیر ہیں

یارب یہ جملہ صاحب علم اور اتقا
ہوتے رہین ہمیشہ یہ حضرات اولیا

اشرف حسین نے یہ لکھا مختصر بیان
احوال آپکا ہے کتابون سب عیان

ظاہر ہو خاص وعام پہ یہ حال بیگمان
لیکن عوام ہوتے نہ ماہر عزیز جان

تیرہ سو اور نو سنہ ہجری ہے نیک تر
چالیس اور آٹھ میرے گئے عمر سے گذر

چودہ جماد ثانی دوشنبہ کا روز تھا
تھے لکھنو مین امجد علی شاہ ذو العطا

بارہ صدی پہ ساٹھ تھے ہجری سے برملا
پیدا فقیر عہد مین اسلام کے ہوا

آئے تھے جس لئے نہ کیا ہمنے کوئی کام
افسوس عمر ضائع ہماری ہوئی تمام

کچھ فن شاعری سے نہ تھا مجھکو مدعا
سہو آ ہوئی ہو گر غلطی اسمین مشفقا

مقصود ذکر اشرف عالی وقار تھا
اپنے کرم سے عفو کرین صاحب عطا

اسکا جو ایک حرف غلط بھی قبول ہو
دونو جہانکی نعمت عظمیٰ حصول ہو

تمت بالخیر

غزل لمولفہ

گو عشق مین کامل نہین دم بھرتے ہین پر دم بدم
جاناترے قابل نہین دم بھرتے ہین پر دم بدم

جانباز شمع رخ پہ ہون پروانہ سا ہر لحظہ مین
مہجور ہون واصل نہین دم بھرتے ہین پر دم بدم

بولون زبان سے کیا سخن کس جا ہون اور کس جا وطن
بیعقل ہین عاقل نہین دم بھرتے ہین پر دم بدم

اپنی تمنا وصل ہے مرضی مین پر کیا دخل ہے
اعمال کا عامل نہین دم بھرتے ہین پر دم بدم

اشرف کہون تو کیا کہون بہتر یہی ہے چپ رہون
خود رفتگین شامل نہین دم بھرتے ہین پر دم بدم

تاریخ وفات سید ابو المسعود محمد جعفر اشرف السمنانی والجیلانی خلف واحد در یکتا مولف انوار اشرفی

زہے محمد جعفر جوان مرد سعید
بعمر بست وچہار آن رسیدہ در تنعیم

نہم محرم و شنبہ وقت عصر چو شد
تولدش بہ کچھوچھہ و مدفنش بہ نگر

نمود مصرع تاریخ نام اجدادش
ولادت اول رمضان عمر جعفر سال حمید
۱۲۸۴ھ

برفت سوی جنان وا رے صاحب توحید
بخدمت شہ جیلان جد خویش رسید

کہ در سکندر آباد شد ز راہ بعید
رسول وحید رض و زہرا رض حسن رض حسین رض شہید
۱۳۱۲ھ

تاریخ ولادت ... ۱۳۰۱ ... [illegible]

تاریخ تولد فرزند ارجمند در یتیم سید محمد محی الدین اشرف مد عمرہ ابن ابو المسعود سید محمد جعفر اشرف مرحوم مغفور کہ ولادت او بر سنت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم واقع شد یعنی در شکم مادر یتیم شد و تاریخ ماہ ولادت سرور عالم صلعم دوازدہم ربیع الاول ست بپاس ادب او را پانزدہم ربیع الثانی بخشید ند اللہ تعالی او را در غلامی غلامان سرور انبیا ممتاز فرماید صاحب شریعت و طریقت شدہ بعمر طبیعی رسد بجنبہ و کمال کرام

بہ بین تو قدرت خلاق خلق ہر دو سرا
بخانہ جعفر اشرف مسافر مرحوم

بہ پانزدہ مہ آخر ربیع میلادش
کہ بعد فوت پدر کرد او پسر پیدا

محی الدین شدہ نام خوشتر زیبا
بگفت ہاتفی منظر حسن سنہ او را
۱۳۱۲ھ

تاریخ کتاب

پر سید شخصے اشرفا سال کتاب چیست
بر جستہ و گفتم انوار اشرفیہ ست
۱۳۱۲

نسب نامہ بالاجمال سجادہ نشینان نام جائس ضلع رائے بریلی

حاجی عبدالرزاق نورالعین اولاد حضرت غوث الثقلین سجادہ نشین اشرف السمنانی

مقام اشرف پور حضرت کچھوچھہ وبسکھاری ضلع فیض آباد

سید حسن عرف خلف اکبر بعالی سجادہ نشین
سید حسین خلف دوم قتال سجادہ نشین
سید فریدالدین قتال سجادہ نشین
سید احمد قتال سجادہ نشین

سید محمد اشرف سجادہ نشین شہید
سید جعفر عرف لاڈ سجادہ نشین
سید بڑے شاہ

تین پشت کے بعد اولاد دختری بسوڑہی میں ہے انکی اولاد میں سید امداد اشرف بسوڑہی اور سید اصغر علی ارن میں فقط بلکہ دختر زوجہ شاہ بھکھاری تھی

سید محمد سجادہ نشین
سید حاجی چراغ جہان سجادہ نشین
سید جہانگیر ثانی

سید حسین ثانی
سید حسین ثانی سجادہ نشین
سید ابوالفتح
سید ابوالخیر
سید ابوالفیض
سید محمود سجادہ نشین
سید جعفر ثانی
سید راجو
سید بھکھاری

سید محمد عبدالرسول سجادہ نشین
سید محمد عثمان
سید علی سجادہ نشین
سید محی الدین
سید معروف

سید نوراللہ سجادہ نشین
سید عزیزالرحمن
سید حسن شریف سجادہ نشین
سید ابوالقاسم

سید ہدایت اللہ سجادہ نشین
سید جمال الدین
سید محامد سجادہ نشین
سید بساون

سید عنایت اللہ سجادہ نشین
سید محمد غوث
سید محمد مکی سجادہ نشین
سید محمد شاہ

سید نذیر اشرف سجادہ نشین
سید محمد نواز سجادہ نشین
بنت زوجہ شاہ نعیم الدین
سید سعدالدین

سید صفت اشرف سجادہ نشین
سید تراب اشرف
سید جمال اشرف سجادہ نشین
سید نعمت اشرف سجادہ نشین

سید قلندر بخش سجادہ نشین عم خود
سید یحییٰ اشرف سجادہ نشین
سید ذکریا اشرف
سید مقصود اشرف

صاحب اولاد بسکھاری
صاحب ولاد کچھوچھہ میں

سید منصب علی سجادہ نشین پدر خود
سید حاجی سعادت علی
سید تقی الدین اشرف سجادہ نشین

وبعد رسہ میں

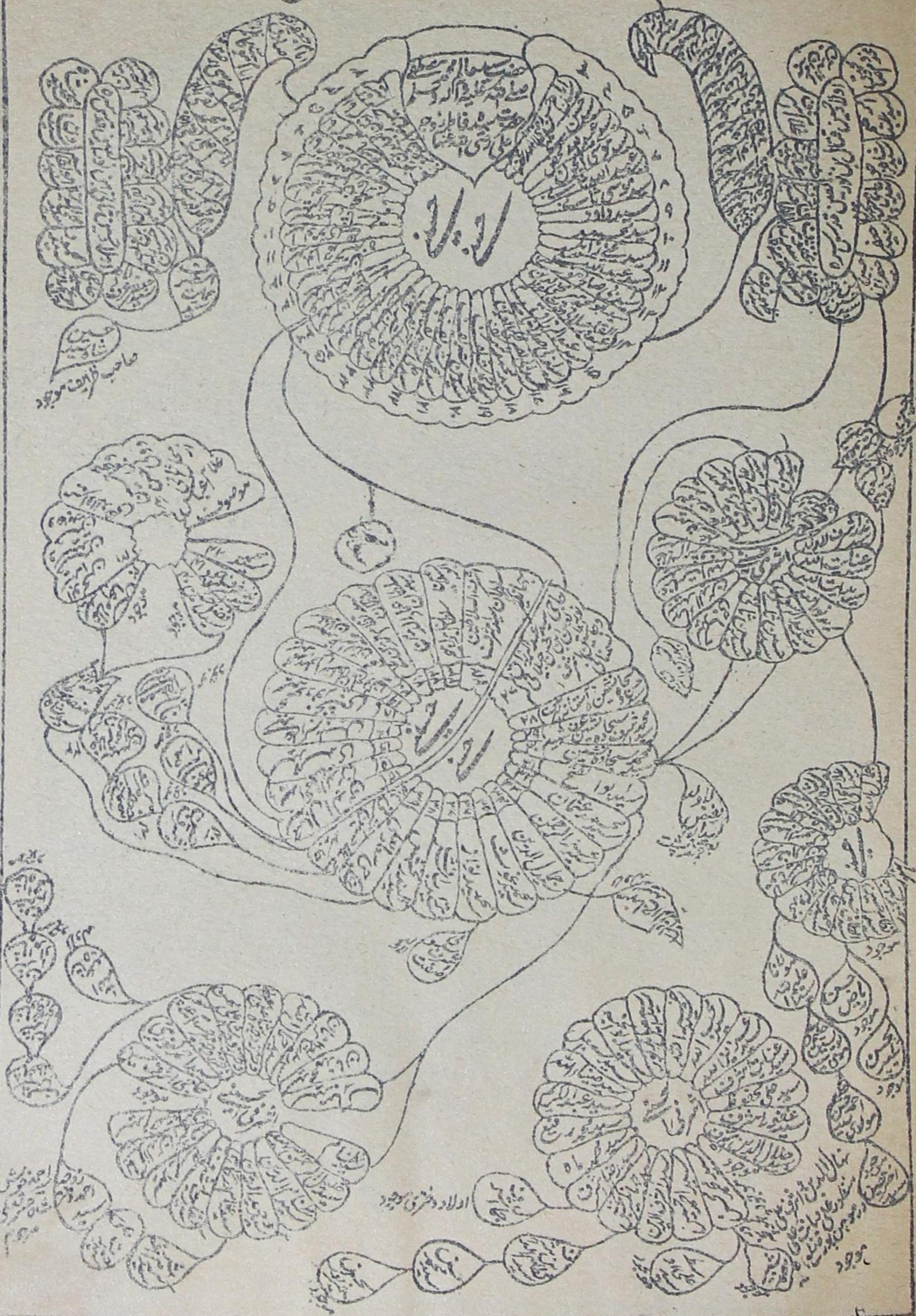
سید غلام [illegible] موجود
سید فضل حسین موجود
فقیر حقیر اشرف حسین سجادہ نشین عم خود موجود
ابو احمد علی حسین سجادہ نشین موجود
سید مجیدالدین سجادہ نشین لاولد
حاجی سید نذیرالدین اشرف
سید حمایت اشرف

صاحب اولاد

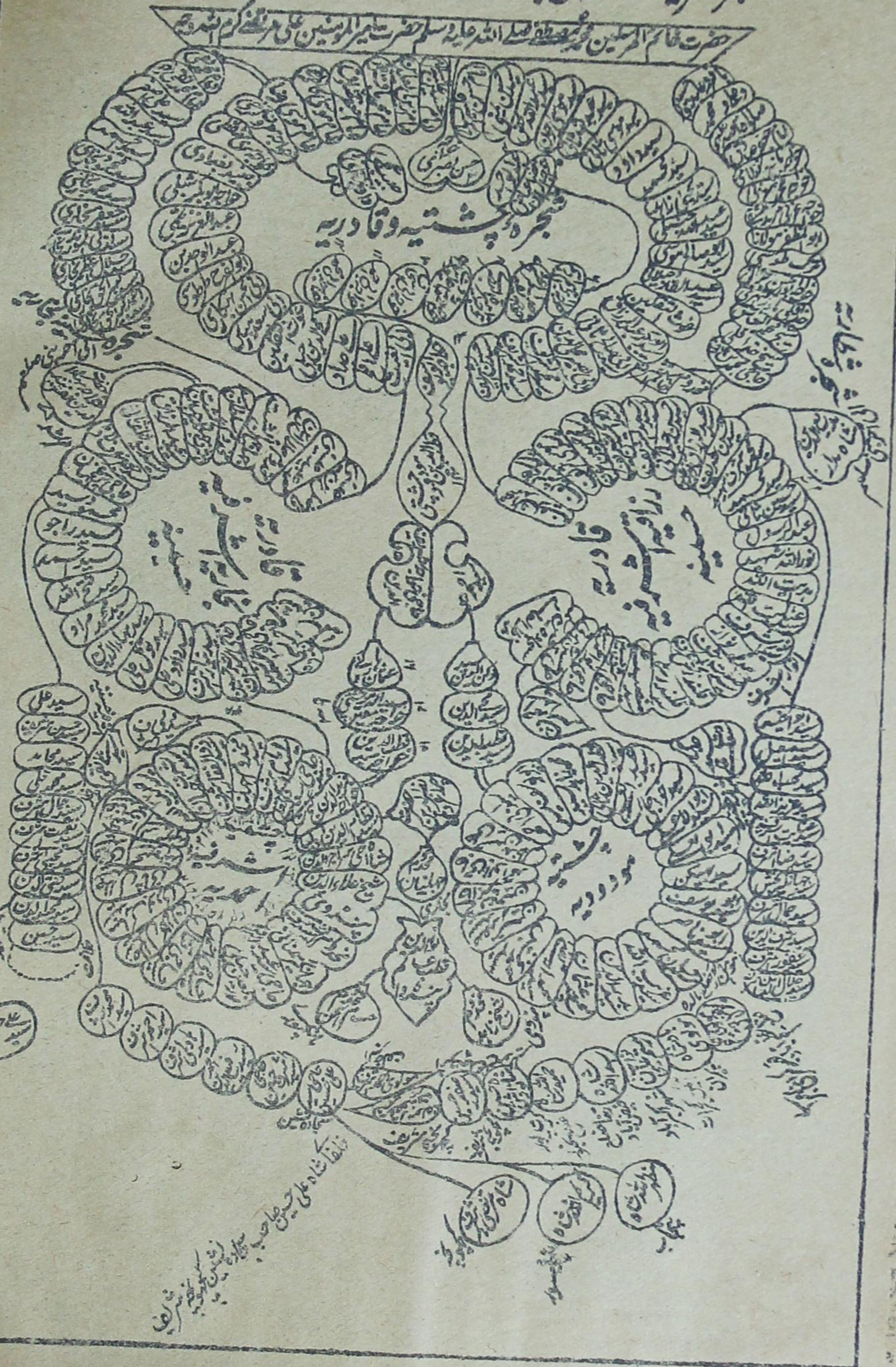
[illegible] موجود
سید نذر اشرف موجود
مولوی سید جعفر اشرف مرحوم
مولوی سید احمد اشرف مرحوم موجود
محمد اصغر ۱ محمد یوسف ۲ وحیدالدین ۳ محمد شفیع ۴
سید حسین سجادہ نشین موجود
خلیل اشرف موجود

سید محی الدین اشرف موجود

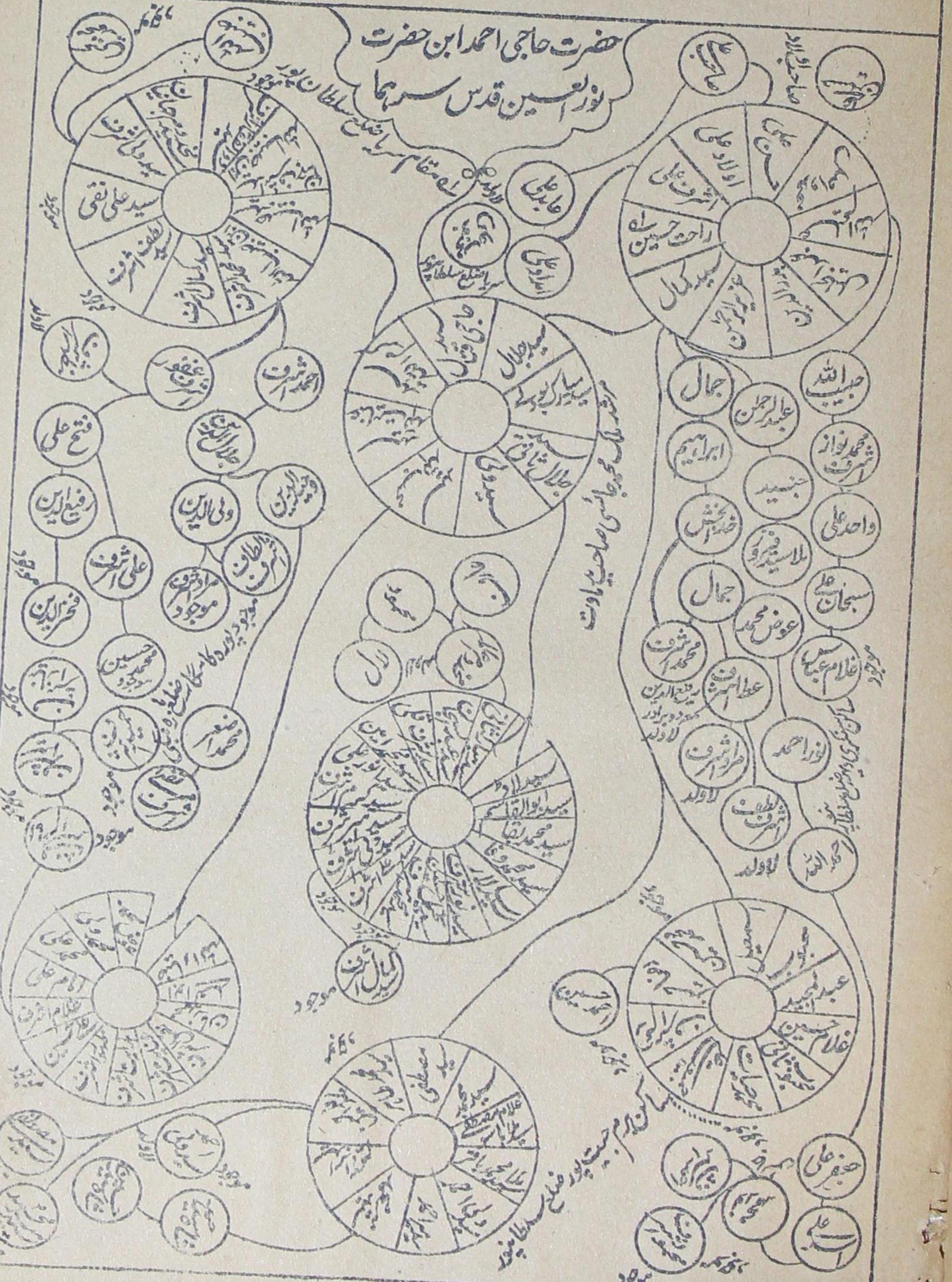
نسب نامہ خاندان اشرفی



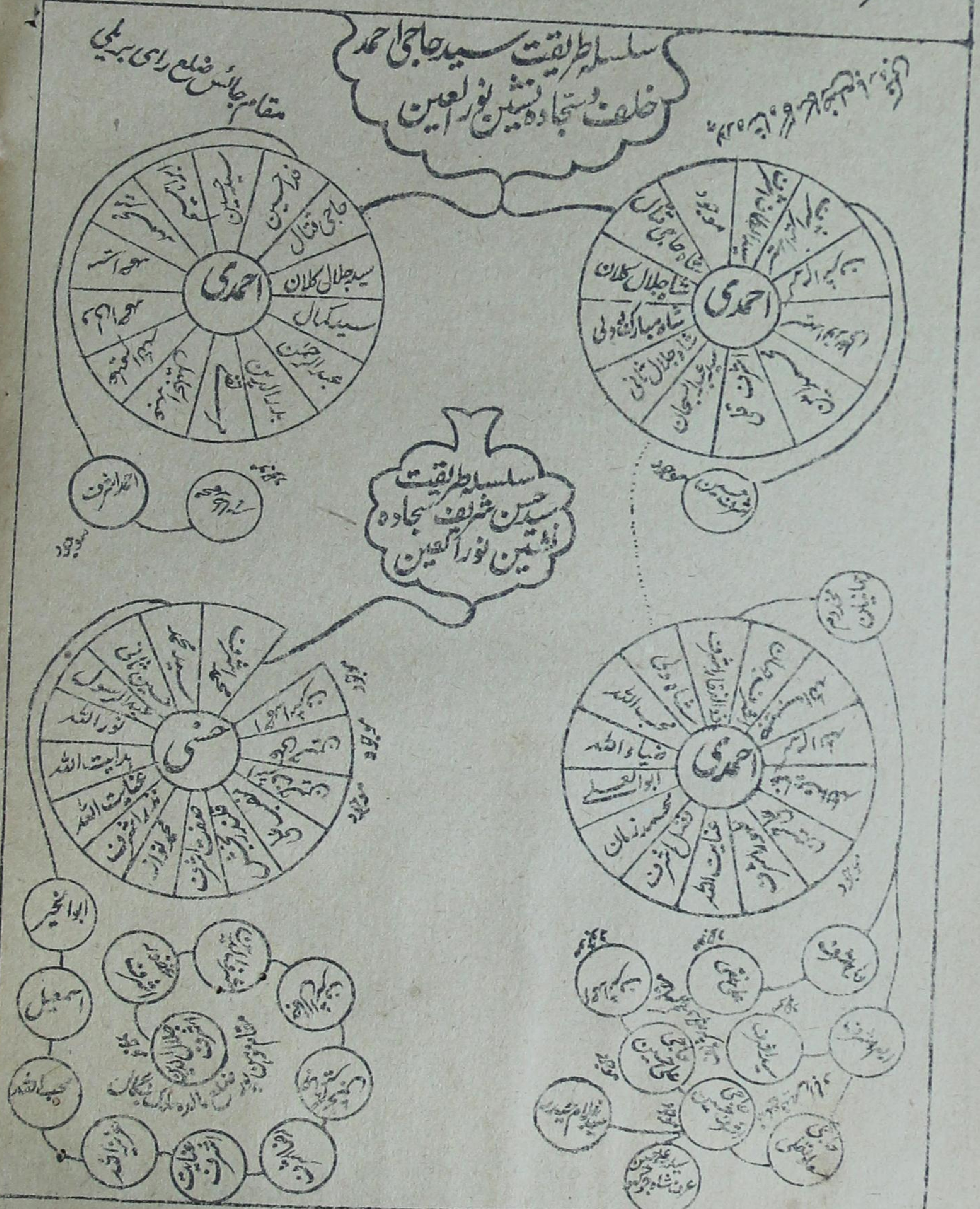
شجرۂ طریقت مخصوص اجازت وخلافت سلسلہ خود

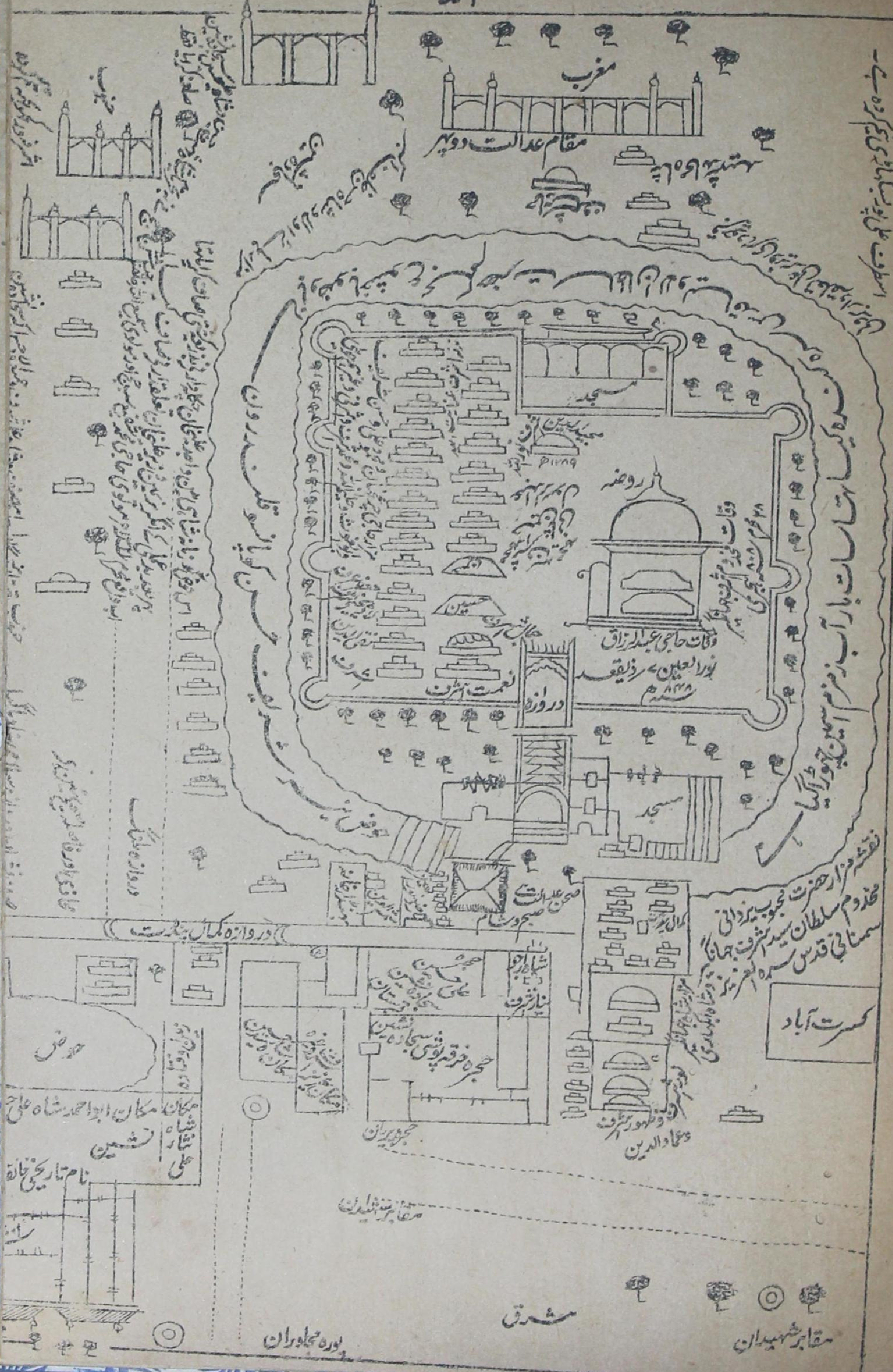


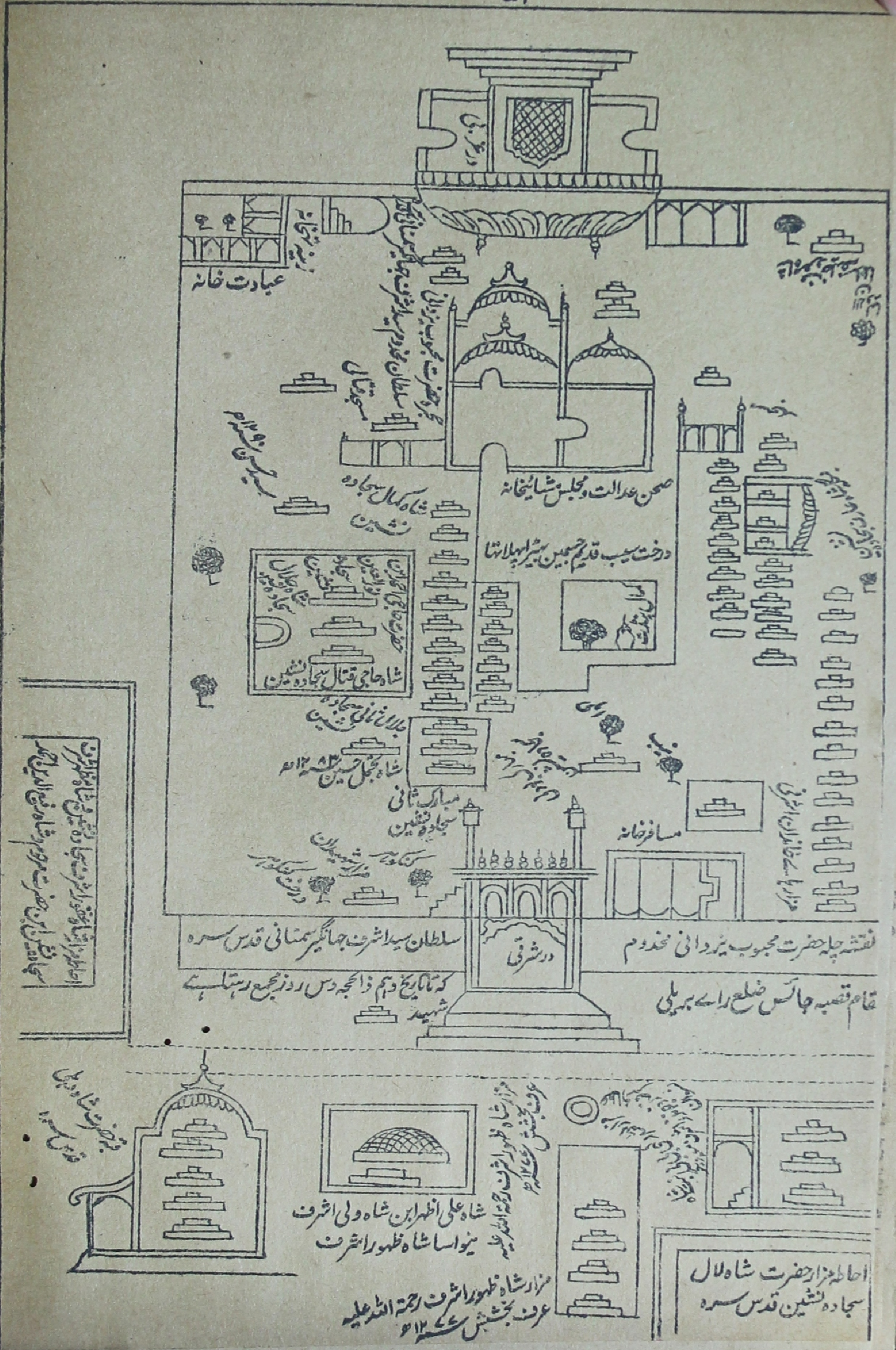
سلسلہ نسبی اشرفی الجائسی لغایت سنہ ۱۳۱۸ھ مندرجہ صفحہ ۱۳۱ تحائف فارسی



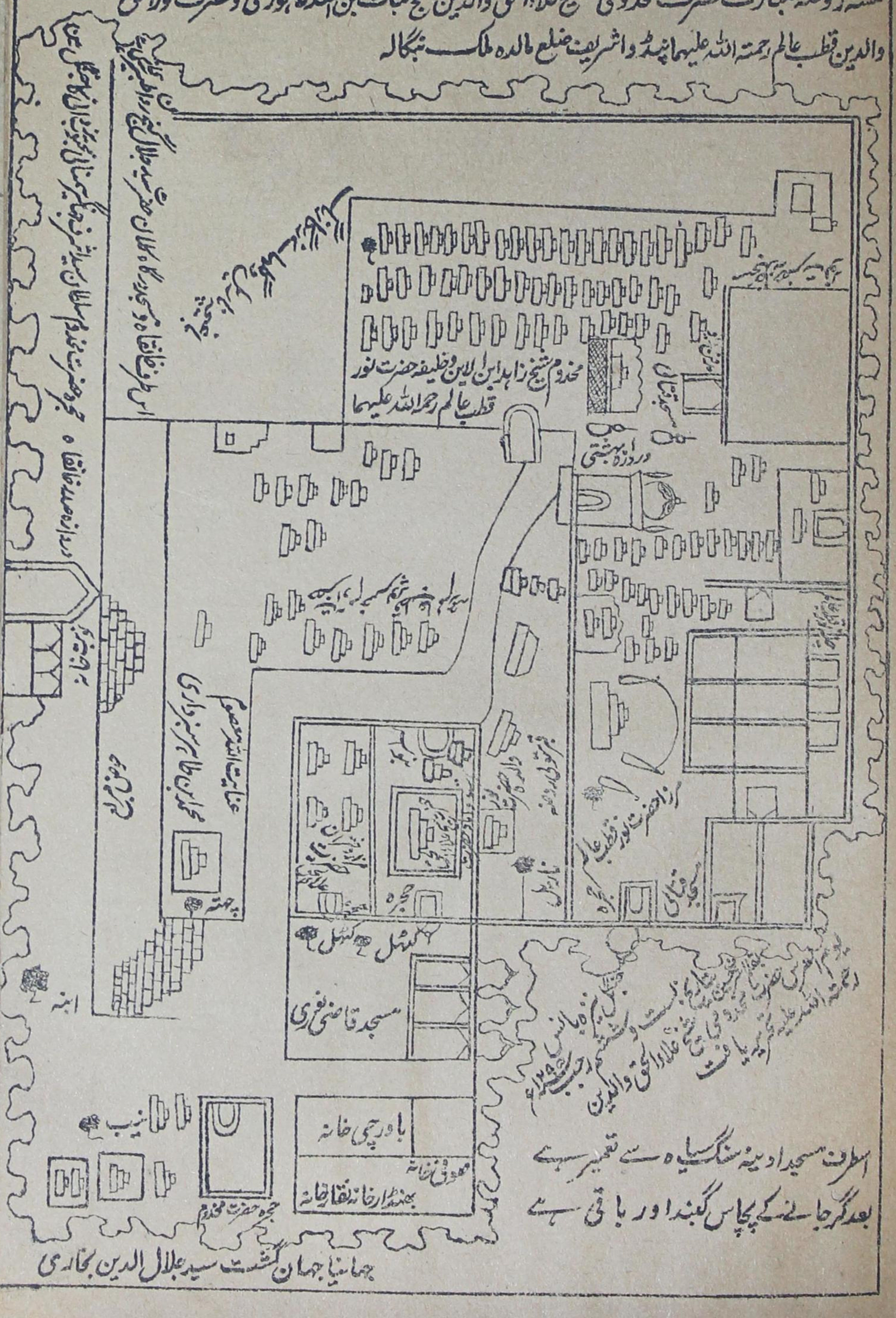
سلسلہ طریقت بالاجمال خاندان حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ خلاصہ مندرجہ صفحہ ۴۴ تحائف فارسی سے

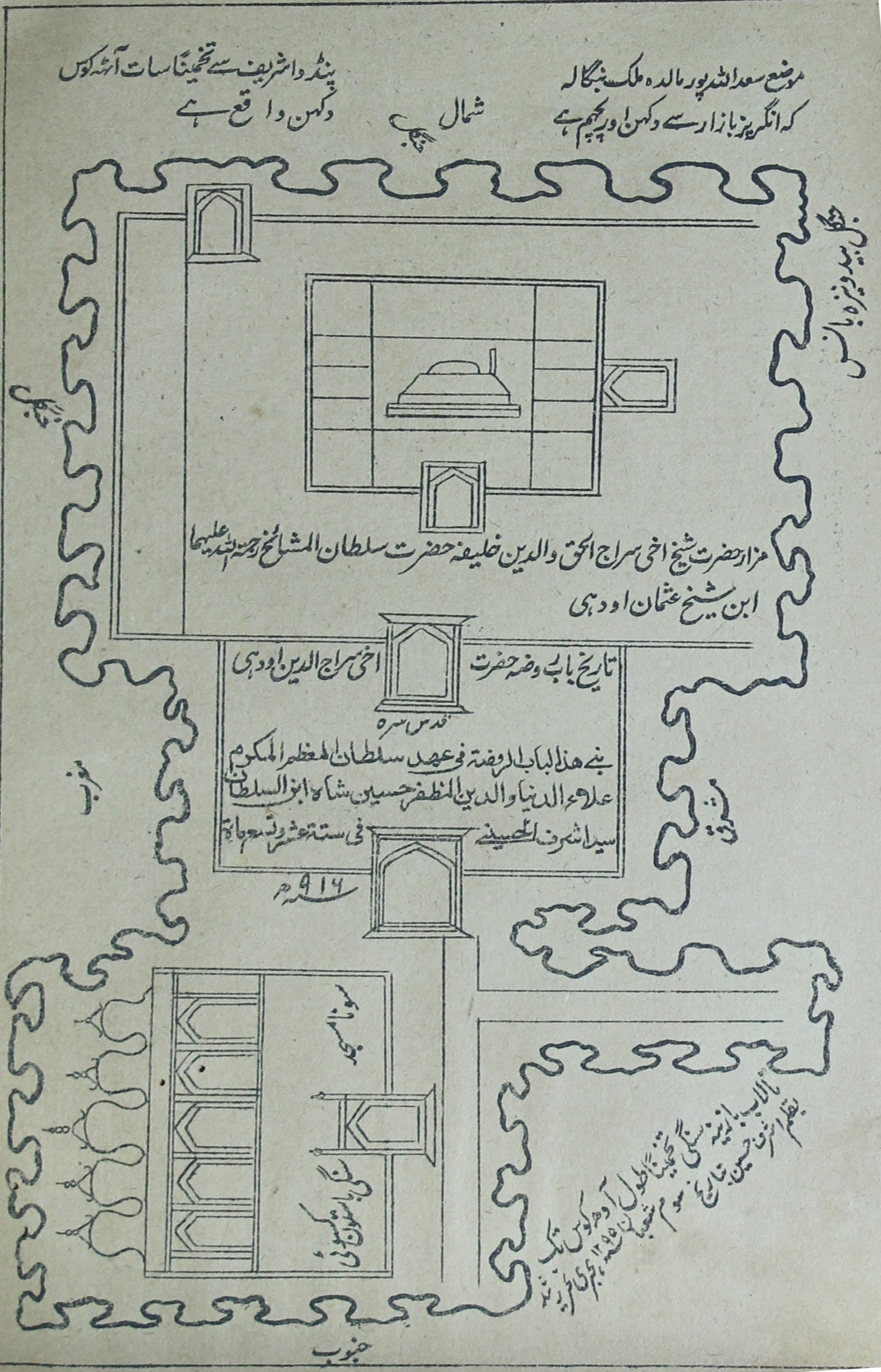



مغرب
مقام عدالت دوپہر
مسجد
روضہ
نعمت اشرف
دروازہ
مسجد
صحن عدالت صبح و شام
حوض
نقشہ مزار حضرت محبوب یزدانی
مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر
سمنانی قدس سرہ العزیز
کثرت آباد
حجرہ خرقہ پوشی سجادہ نشین
مشرق
مقابر شہیدان
پورہ مجاوران

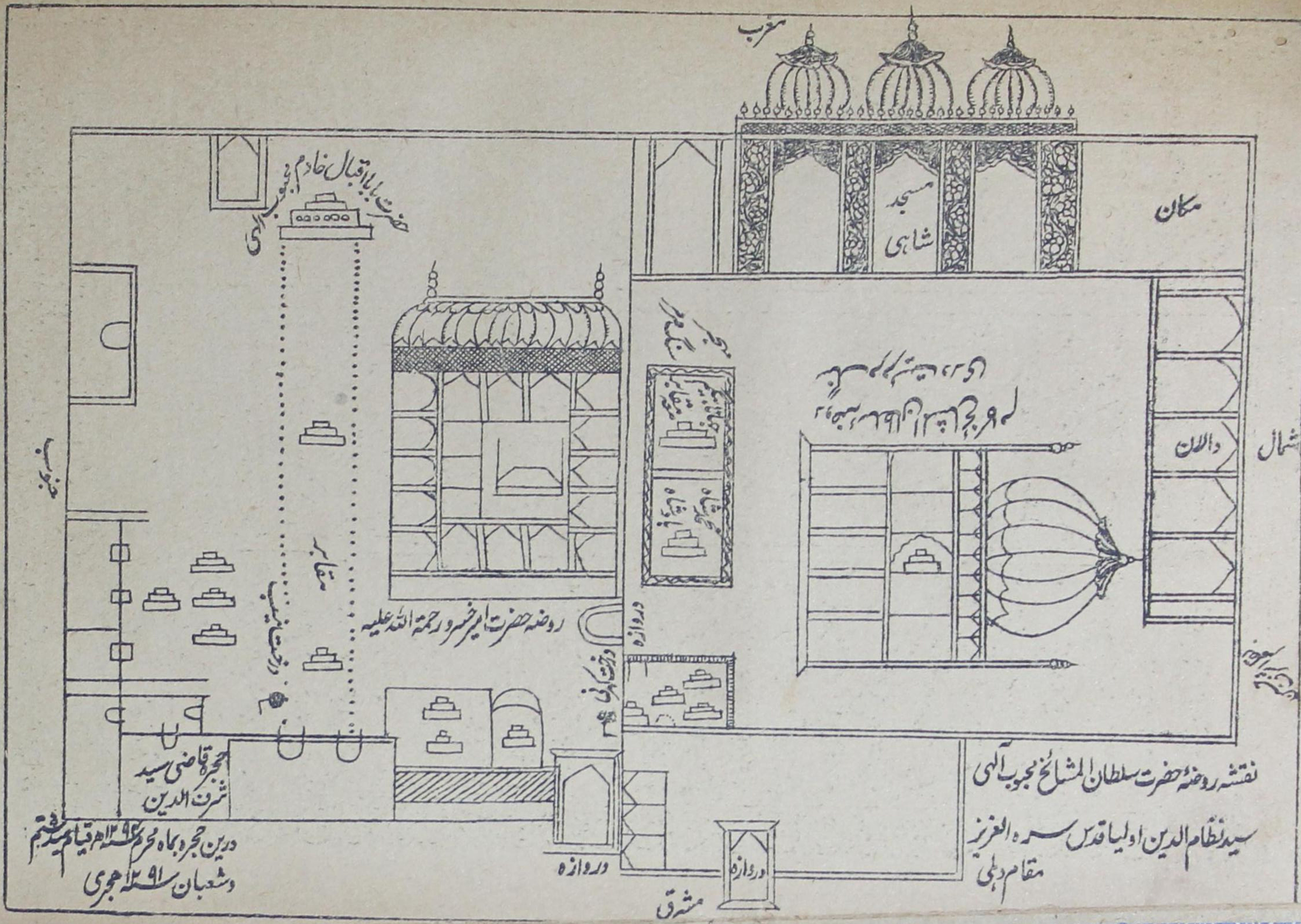

عبادت خانہ
صحن عدالت و مجلس شاہیخانہ
شاہ کمال سجادہ نشین
شاہ حاجی قتال سجادہ نشین
مبارک ثانی سجادہ نشین
مسافر خانہ
در شرقی
نقشہ چلہ حضرت محبوب یزدانی مخدوم
سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ
مقام قصبہ جائس ضلع راے بریلی
شہید
شاہ علی اظہر ابن شاہ ولی اشرف
نواسا شاہ ظہور اشرف
مزار شاہ ظہور اشرف رحمۃ اللہ علیہ
احاطہ مزار حضرت شاہ لال
سجادہ نشین قدس سرہ

نقشہ روضۂ مبارک حضرت مخدومی شیخ علاء الحق والدین گنج نبات ابن اسعد لاہوری وحضرت نور الحق والدین قطب عالم رحمۃ اللہ علیہما پنڈوہ شریف ضلع مالدہ ملک بنگالہ





موضع سعد اللہ پور مالدہ ملک بنگالہ
کہ انگریز بازار سے دکھن اور پچھم ہے
پنڈوا شریف سے تخمیناً سات آٹھ کوس
دکھن واقع ہے
شمال
مزار حضرت شیخ اخی سراج الحق والدین خلیفہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہما
ابن شیخ عثمان اودھی
تاریخ باب روضہ حضرت
اخی سراج الدین اودھی
قدس سرہ
بنے هذا الباب الروضة فی عهد سلطان المعظم المکرم
علاء الدنیا والدین المظفر حسین شاہ ابن السلطان
سید اشرف الحسینی
فی ستة عشر وتسعمائة
سنہ ۹۱۶ ھ
مسجد
جنوب


مغرب
مکان
مسجد شاہی
شمال
دالان
جنوب
مشرق
دروازه
دروازه
دروازه
حضرت بابا اقبال خادم محبوب الٰہی
روضه حضرت امیر خسرو رحمة الله علیه
مقابر
حجره قاضی سید شرف الدین
نقشه روضه حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی
سید نظام الدین اولیا قدس سره العزیز
مقام دہلی

یہ جملہ چیزین نقد قیمت

متفرق اشیای ساخت لکھنؤ

آسنے پر روانہ کیجاتی ہین

زیور نقرئی وطلائی و

سادیکاری و سناری

انگشتری وچھلہ وکنگن وجوشن و
چوہے دتیان وچنپا کلی وغیرہ
نقرئی وطلائی سادے کاری و
سناری عمدہ ونفیس مختلف
قیمت دیگر زیورات بحساب وزن
بنرخ بازار۔

اشیای علاقہ بندی

فیتہ کلابتونی وبانگڑی نقرئی وطلائی
ہر دو قسم وگنگا جمنی وغیرہ قیمت
ایکروپیہ چار آنہ تولہ سے دو روپیہ تولہ تک
فیتہ۔ زرین برای ٹاب کمر وکلابتون
وگوکھرو طلائی عہ سے عا تولہ تک
فیتہ ریشمی وسوتی ہر رنگ وساز
صدری ریشمی وسوتی وکلابتونی
۲ر گز سے عہ ر گز تک۔

گوٹہ وٹھپہ وغیرہ

گوٹہ نقرئی فی تولہ عہ وطلائی عہ
چمپا کلی دہری واکہری فی تولہ۔ عہ
چٹکی نقرئی وطلائی ۔ عہ
بنت ہلکی وبھاری ہر قسم چوڑی وپتلی
۸ر تو سے عا تولہ تک
گوکھرو نقرئی وطلائی فی تولہ عہ

ظروف مسی وبرنجی

پاندان مسی وبرنجی نقشی وسادے
حسن دان نقشی وسادے خاصدان
لگن سینی۔ لوٹے۔ لٹیان کٹورے
کٹوریان۔ پتیلیان خرد وکلان
آفتابہ۔ سلفچی۔ وآب گرما اور
قرع انبیق وغیرہ۔
بنرخ بازار۔

دری وقالین وسوزنی

دری خرد وکلان ساخت لکھنؤ و
آگرہ ودہلی عہ سے عہ تک
سوزنی عمدہ
قالین سوتی وریشمی خرد وکلان
ساخت لکھنؤ وغیرہ ۶ سے
صہ روپیہ تک

اشیا متعلق پریس وغیرہ

کاغذ کاپی ورو شنائی کاپی
وکاغذ چھاپہ وپارچہ جلد بندی
وسنگ چھاپہ وپریس
ولایتی ودیسی وغیرہ کل اشیا
نہایت عمدہ بنرخ مناسب
ملسکتے ہین جسکا معاملہ بذریعہ
تحریر طے ہوگا۔

ظروف بدری

بست کے برتنون پر چاندی کا پر
بہار ابھار وکام اسقدر خوشنما
ہوتا ہی کہ ولایت والے بھی اسکو
بہت پسند کرتے اور منگاتے ہین
گلاب پاش۔ عطردان۔ گلاس
بجھو مرد جسمین گلوریان لگتے ہین)
صراحی۔ مہنال۔ حقہ فرشی چلم۔
گڑگڑی۔ سرپوش۔ لٹیا۔ اگالدان
ہر قسم کے کم قیمت وبیش قیمت
حسب الطلب روانہ کیے جاتے ہین

متفرق

چکنی ڈلی کیرخی ودو رخی تمباکو
کشیدنی خمیرہ خوشبودار تلخ ومیٹھا
۲ر سیر سے عہ ر سیر تک
سویان ہر قسم فی سیر ۳ر سے ۴ر تک
مربے استعمالی عمدہ ہر قسم فی من
سے روپے ر وعہ ر
عینک ہر قسم ہر سے خہ تک
مربا ہر قسم فی سیر عہ و عا ر
ساز قلمدان ۸ر
قلمدان صندوقچہ چوبی ہر سے عہ تک
روغن خوشبودار فی سیر عہ سے صہ تک
عطر ہر قسم فی تولہ ۱۲ر سے صہ تک

المشتہر
عاجز محمد عبد اللہ تاجر کتب وچکن ومالک مطبع مجتبائی چوک لکھنؤ ہتھ

نسخہ اسرار اشرفی مولفہ حضرت سید شاہ حمایت اشرف اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
منجانب مولوی حاجی سید شاہ عزیز اشرف سلمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے مین حمد خالق ہر دو جہان لکہون — من بعد نعت سید کون و مکان لکہون
تعریف آل شاہ زمین و زمان لکہون — اصحاب مصطفٰے کی صفت درفشان لکہون
ہر ایک اونمین دیدہ ایمان کے نور تھے
وہ چار یار یاور دین حضور تھے

بعد اسکے وصف پیر کا اپنے بیان کرون — اسرار اشرفی کو نہانسے عیان کرون
پژمردہ دل ضعیف کو اپنے جوان کرون — کچہہ مختصر بیان شرف خاندان کرون
مرشد میرا کچھوچھہ مین کیا کام کر گیا
اولاد اشرفی مین بڑا نام کر گیا

لکھتا ہون نام سید عالی طریق کا — ممدوح اپنے عارف و عابد خلیق کا
کشاف تہا جو معنی سر دقیق کا — تہا مہربان حال حسود و رفیق کا
شاہ نیاز اشرف نیکو خصال ہے
اس نام مین عجیب کمال و جلال ہے

یکسال کا یہ ذکر ہے اے دوستو سنو — اس باغ بے خزان سے گل آرزو چنو
آیا وبا کچھوچھہ مین ناگاہ کو بہ کو — پیر و جوان گذرنے لگے آہ دو بدو
جب اس بلا مین لوگ گرفتار ہو گئے

بعضی کفن اور گور کے نادار ہو گئے

اوسوقت کام آپ نے یہ برملا کیا
جو شہ کے پاس نقد تھا پہلے لٹا دیا
سایل جو آگیا اوسے جو کچھ ہوا دیا
من بعد جو ظروف مسی تھے اوٹھا دیا
محروم اونکے در سے نہ سایل کوئی پھرا
در عطا سے دامن مقصود کو بھرا

یہ ذکر ہے وبا کا ولی تھا یہ فیض عام
اخلاق احمدی سے وہ ہوتا تھا شاد کام
کرتا تھا در پہ شاہ کے مہمان اگر قیام
رہنے کو تین دن تو وہ کرتا تھا دس مقام
دل یوں مسافروں کا جو وہ تھام لیتا تھا
جاتا جہاں تو آپکا واں نام لیتا تھا

حضرت تھے برگزیدۂ بارِ الہ میں
جاکر کے یک فقیر نے بس خوابگاہ میں
یکروز آپ سوتے تھے جو خانقاہ میں
بالش قدم شریف کو رکھا نگاہ میں
نام اوسکا شیو دیال ہی معروف ہو گیا
خدمت میں شہ کے جانسے مصروف ہو گیا

یہ آپنے قبلہ گاہ سے مینے سنا تمام
جو احتیاج ہو تو کھلاؤں تمہیں طعام
بیدار ہو کے آپنے تب یوں کیا کلام
اوسنے کہا کہ واقعی بھوکا ہے یہ غلام
لیکن حضور رات ہے آدھی گذر چکی
عرصہ ہوا کہ خادمہ در بند کر چکی

تب اوس سے یہ کلام کیا آپنے مگر
انلوگ کی ہے راہ خدا جانیے گذر
لاتا ہوں میں طعام تو اور ایکدم ٹھہر
در بند اور طعام دیا پیش اوسکے دھر

کھا کر طعام ہاتھ سے روشن ضمیر کے
گویا کہ جان پڑ گئی مرد فقیر کے

پورب کا ایکسال مین شہ نے سفر کیا
اکثر گروہ بے خبرون کو خبر کیا
املا ہے یک مقام وہانپر گذر کیا
یک منطقی کو آپ نے زیر و زبر کیا

مسجد مین وہ نماز پڑھانیکو آگیا
یعنے قرأت اپنی سنانیکو آگیا

سبقت سے آپ بڑھکے پڑھانے لگا نماز
تب ہوکے معترض وہ ہوا یون زبان دراز
کچھ دیر ملکے بیٹھ گئے شاہ بانیاز
کیون بیٹھکر نماز پڑھی ہے یہ ناجواز

درج دہانسے شاہ نے موتی پرو دیا
اُسکا جواب اُسکو دیا یون کہ رو دیا

بازار کے تھا سیر کو تیرا تو دل گیا
ہونہین ولی ضعیف قدم پیر اہل گیا
کچھ دور مین بھی ساتھ مین تیرے نہ ہلگیا
بیٹھا تھا اسلیئے یہ سنا اور خجل گیا

فی الواقعی کہ شیر خدا ایسے ہوتے ہین
لوگ اونسے جو الجھتے ہین اپنی کو کھوتے ہین

رونق فزا حضور ہوے جانب دکن
تھا ایک ہنود وہانپہ جو موجود اہل فن
چرتھن مین تھا مرید باخلاص کا وطن
نجار تھا وہ قوم کا بیچارہ پر محن

آمد سنا جو پیر کی یکبارہ ٹل گیا
ناگاہ بیقرار ہو گھر سے نکل گیا

حیرت ہوئی ہر ایک کو یہ دیکھکر کی حال
کرنیلگے وہانپر بنا وہم اور خیال

حضرت نے آدمی سے کہا جا تو جلد چال — لا میرے سامنے کہ دکھاؤن تجھے کمال

خادم نے جا کے اُسکو گرفتار کر لیا
قابو مین اُس خبیث کو للکار کر لیا

لایا کہ آپکے ہوا اٹھنا نگاہ کا — ظاہر ہوا نمونہ قہر آلہ کا
کانپا وہ مثل بید کیا شور آہ کا — بولا شہا مقام نہین اب پناہ کا

یا پیر اِس گھڑی میری امداد کیجیے
مجبور ہو گیا ہون نہ بیداد کیجیے

یکبار بحر رحم و کرم موج زن ہوا — یون درفشان خبیث سے وہ شکر شکن ہوا
کیون ظالم اس غریب پہ تو بدچلن ہوا — بولا شہا کہ خاک مین جلتا ہی تن ہوا

مجھکو جلائیے نہین اب پھر جلائیے
ذہن مین آپکے مین چھپا ہون بچائیے

ارشاد تب ہوا کہ ہم اپنا کرم کرین — اہل ستم جو ہون تو ہم اونپر ستم کرین
ملجاؤ خاک مین جو دعا پڑھکے دم کرین — تو اسکا غم کرے تو ترا ہم بھی غم کرین

ہم مین اثر ہے گردن جنات توڑ دین
لیکن تو اسکو چھوڑ تو ہم تجھکو چھوڑ دین

اوسنے کہا کہ ہائے مین جاتا ہون اب چلا — چھوڑا مین اسکو چھوڑ شہا اب کو تو بلا
ارشاد تب ہوا کہ خوشی سے تو جا چلا — دیکھا تو ہو گیا ہی وہ بس آدمی بھلا

ہوش آگیا تو آپکے قدمون پر گر پڑا
نقش قدم پر عکس کے مانند پھر پڑا

ناگاہ پیام آیا یہ رب جلیل کا … دنیا نہین مقام ہے میرے خلیل کا
آیا قریب وقت تیرے اب رحیل کا … کرنا جو تجھکو کام ہے کر لے سبیل کا
سنکر پیام دوست کا خاموش ہوگئے
خوشخبری وصال سے بیہوش ہوگئے

جام وصال سے جو ہوے ایکبار مست … تب جانب سفر چلے و عالم الست
ناحق شناس کو کیا جاکر خدا پرست … دکھلایا اونکو جا کے مقام بلند و پست
دیدار آخر ایسے ہوے لوگ کامیاب
کرکے ہدایت اونکو وطن کو پہرے جناب

کچھہ دن یہان بھی شغل ہدایت رہا کیا … بحر سلوک کتنے دنون تک بہا کیا
موعود کا پیام ہر ایک سے کہا کیا … ڈالا جو صعب دوستنے اوسکو سہا کیا
ناگاہ لاحق آپکو اسہال ہوگیا
آنے لگے جو دست عجب حال ہوگیا

آنے لگے جو دست سر دست بار بار … ارکان عنصری کا ہوا کار زار زار
پائے ثبات مین نہین باقی رہا قرار … رخصت کا وقت آپسے آکر ہوا دوچار
جب آفتاب آکے لب بام ہوگیا
آنکھون مین دوستو نکے سر شام ہوگیا

پاس آپکے پہر آنے لگے دوستدار سب … اونسے یہ آپ کہتے تہے اے گلعذار سب
دنیا کا کاروبار ہے ناپایدار سب … مخلوق کی حیات تو ہی مستعار سب
لازم ہے تمکو حق کی عبادت نہ چھوڑ یو

نیکی سے زینہار کبھی منھ نہ موڑیو

خادم[٢٤] سے آپنے یہ کہا تا ندا کرے
جسکا مطالبہ میرے ذمہ ہوا کرے
بازار مین یہ جا کے صدا بر ملا کرے
اپنے مواخذہ سے مجھے اب رہا کرے

جو کچھ کسیکا قرض ہو ادسکو ادا کرون
مجھکو نجات قرض سے دے مین دعا کرون

بازار[٢٥] مین یہ جاکے ندا تب کیا پکار
حضرت سے آکے کہنے لگا اے نکو شعار
ناگاہ ایک شخص کہ تھا قوم کا کہار
سابق مین آپکا ہے کیا مینے ایک کار

مزدوری اوسکی آپنے مجکو دیا مگر
پیسہ ہے ایک باقی یہ دیتا ہون خبر

خادم[٢٦] پہ تب یہ حکم ہوا ہان ابھی تو دی
لازم نہین کہ حشر پہ یہ ماجرا رہے
اس قرض کو تو قرض سمجھ کر ادا کرے
ایسا نہو کہ حق سے یہ جا کر وہان کہے

پیسا نکالکر وہین خادم نے دے دیا
خوش ہوکے اوس کہار نے پیسے کو لے لیا

یکبار تب[٢٧] بولا کے کہا اس مرید کو
بیٹھا پڑھا کیا مین کلام سعید کو
پڑھ سامنے میرے تو کلام مجید کو
شہ دلمین یاد کرتے تھے رب حمید کو

جب سن لیا کلام تو ارشاد یہ کیا
شربت بنا کے لا تو تجھے دون ابھی پلا

لایا مین[٢٨] حکم آپکا فی الفور سب بجا
حضرت نے اپنے ہاتھ سے مجکو دیا پلا
شربت بنا کے جام مین لایا اوسی اوٹھا
کیا مین بیان کرون کہ جو مجکو مزا ملا

الحق نہ تہا وہ جام کہ جام طہور تھا
نور تجلیات سے دلکو سرور تھا

بعد اوسکے میرے ہاتھ پہ رکھا جو اپنا ہاتھ
راز و نیاز کی لگے فرمانے مجھ سے بات

سمجھا مین اوسگھڑی کہ میری ہوگئی نجات
دنیا تو ایک عجوزہ ہے مکارہ بے ثبات

اسنے کسی کے ساتھ بھلا کب وفا کیا
لاکھون کو اپنے دام مین لاکر دغا کیا

بار دگر وہ شربت جام طہور کا
حیدر کہان ہے حکم ہوا یہ حضور کا

شہ نے بدست خاص لیا جام نور کا
آیا تو آپنے وہ دیا قرص نور کا

شربت وہ پیکے حالت وجد انکین آگیا
یعنے وہ معرفت کے دبستانہین آگیا

کہتے تہے بار بار کہ باقی ہین دو عزیز
دیدار آخری سے رہے دور با تمیز

افسوس کیا کرون کہ اونہین و نہین کون خبر
اونکا فراق دلسے کریگا نہین گریز

یہان پیر غلام حضرت نور نظر نہین
اور دوسرے سعادت علی خوش سیر نہین

پھر آپنے یہ چند وصایا کئے شروع
محفوظ جا مین قبر میری کیجیو وقوع

باحال اختصار بلطف خشوع خضوع
طغیان آب قبر تک آئے نکر رجوع

پائین قبر حضرت را جو گے کیجیو
اس گل کو جا کے روبرو گلرو کے کیجیو

مہمان جو کوئی در پہ میرے آئے ناگہان
سب آگے اوسکے کیجیو وجود آب و نان

سلسلہ شاہ غلام حسین
ابن شاہ غلام ...
اشرفی
سجادہ نشین
موضع ...
ضلع بستی
١٢

خاصان حق فقیر وہمین ہین بشیر نہان ... بھوکا نہ میرے در پہ ہو کوئی ناتوان

اسکا خیال سب سے زیادہ بڑا رہے
زنہار کوئی در پہ بھوکا پڑا رہے

فرمایا قرضہ ذمہ تمہارے سے ہے خوار کا ... جلد اسکو دیجیو کہ ہے قرضہ گوار گا
باقی مواخذہ نہ رہے کوئی یار کا ... لینے سے قرض کے ہو رہی کار عار کا

قینچی ہی دوستی کی بلیات قرض ہے
ڈرنا بہت کہ قرض کا دینا بھی فرض ہے

مینے کیا یہ عرض کچھ ارشاد کیجیے ... مجھکو ہدایت اور کچھ ایزاد کیجیے
مضطر کھڑا ہون دلکو میری شاد کیجیے ... بولے یہ آپ ابکہ فکر زاد کیجیے

فرصت کا وقت ہائے نہ باقی رہا پسر
ٹوٹا پڑا ہے جام نہ ساقی رہا پسر

کیا مین بتاؤن تجکو کہ ہو اب کھڑی اجل ... فرصت نہین کلام کی اعضا مین ہے خلل
لیکن میری کتاب پہ کرنا سدا عمل ... مقصد دلی کو اپنی تو پہنچیگا بر محل

میری کتاب نسخہ اکسیر جانیو
اکسیر کیا ہے خود اوسے تاثیر جانیو

سبکو بلا کے تب کہا یکبار الوداع ... اب میری رخصتی ہی میری یار الوداع
یاران دوستدار وفاکار الوداع ... ہوتا ہے اب جدا یہ گنہگار الوداع

مجھپر براہ لطف عزیز و عطا کرو
میرے تمام عفو گناہ و خطا کرو

بعد اسکے وہ جناب ہے یون حرف زن
لاؤ خرید کر کے میرے روبرو کفن
کردونگا قطع آپ مین اب اپنا پیرہن
ناواقفی ابھی ہے تمہین اے عزیز من
لیکن نہ میرے واسطے کچھہ قرض کیجیو
موجود جو کہ پاس ہو وہ فرض کیجیو

بازار تک تو آدمی ابتک گیا نہ تھا
کیا دیکھتے ہین آہ کہ وہ رہنما نہ تھا
اغیار رہ گئے ہین فقط آشنا نہ تھا
دیکھا جو گھر مین جملہ مہیا ہے کیا نہ تھا
لینے کی اور سے نہ ضرورت کوئی پڑی
آسان ترین سہل مین منزل ہوی کڑی

اب اسجگہ قلم کا جگر چاک چاک ہے
آغاز خاک آدمی انجام خاک ہے
ایسے ولی کے غم مین جگر دردناک ہے
اب آپکا حساب کوئی دم مین پاک ہے
یکبار یہ کہا کہ عزیزو رہو گواہ
کلمہ زبانسے کہہ کے مین جاتا ہون اپنی راہ

کلمہ کے ساتھہ تنمین ہوی روح بیقرار
خاکی لباس چھوڑنیکا اب ہوا مدار
اعضاے عنصری ہوے آپسمین تار تار
ناگاہ ہوگیا عزرائیل کا گذار
یکبار روح تن سے جو اندوہگین ہوی
پرواز کرکے داخل خلد برین ہوی

اک شور پڑگیا یہ تلاطم ہوا بپا
آنکھوںمین حاضرین کے اندھیرا سا چھا گیا
کوئی پکارتا ہے کہ اے صاحب عطا
کوئی یہ کہکے روتا تھا اے میری سے لقا
کثرت الم سے بعض تو بیہوش ہوگئے
اکثر فراق یار سے مدہوش ہوگئے

القصہ جبکہ کام ہوا آپ کا تمام
خوشبو یہ ہوگئی کہ معطر ہوا مشام
کفن و دفن مین تب ہوے مصروف خاص و عام
آخر نہان ہوا وہ زمین مین مہ تمام
ڈوبا جو ماہ خلق مین اندھیر ہوگیا
جاری زبان پہ فاتحہ خیر ہوگیا

واضح ہوا حدیث سے سبطو نکا یہ حال
ثابت ہے اب شہادت شاہ نکو خصال
یعنی شہید ہے جو کرے اسمین انتقال
گو اسمین حاسدین کرین چاہین جو خیال
لیکن ہمین حدیث سے یہ رمز عیان ہوا
بیشک شہید وہ شہ والا نشان ہوا

تھا ایک ہزار و صد و ہفتاد و ہشت سال
حضرت نے دوسرے کیا یہان سے انتقال
ماہ ربیع آخر و تاریخ نیک فال
ڈوبا وہ مہ دوشنبہ کو دن بعد از زوال
سیارۂ بروج ولایت نہان ہوا
افسوس شاہ مصر ہدایت نہان ہوا

اب اسجگہ زبان قلم کی ہے بس
اس نظم کے نظام کا باعث ہوا یہ بس
کچھ اور ہی بیان کا اوسکو ہوا ہوس
اشرف حسین پیر میرے عیسوی نفس
اوصاف اپنے پیر کا جو نارسی کیا
الفاظ نثر سے اوسے یک آرسی کیا

موزونئے سخن سے یہ مجکو ہوا خیال
گویا زبان پیر ہو گویا زبان حال
اب اختصار ساتھ کرون نظم یہ مقال
یعنی بہ جنس پیر کا لکھا ہوں مین نے قال
ہر چند یہ مجال نہین ہمسری کرے

ذرہ کب فتاب سے جلوہ گری کرے

لیکن مجھے یہ اذن ملا اے نکو صفات
رہتا ہے نام نیک اگر ہے وہ نیکذات

دنیا تو ایک نقش ہے موہوم بے ثبات
اس کائنات کی بھی بالکل ہے کائنات

دنیا میں کیسے لوگ نہیں آکے پھر گئے
عصفور نطق کے پر پرواز کر گئے

بحر سخن عزیز ہے مواج سر بسر
آئیگا ہمکو اس کا کنارہ نہیں نظر

کبتک رہیگا اسمیں تو غواص ای بشر
اس گھاٹ آکے بائیں خسرو گئے گذر

دردانہ مرام تیرے آج کف مین ہی
اب فکر کی رسائی تیری کیون صدف مین ہے

ختم ہوا کلام حضرت سید شاہ حمایت اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جو والد
شاہ سید حسین صاحب کے تھے

تاریخ وفات حضرت مخدومی شاہ سیدہ نیاز اشرف رحمۃ اللہ علیہ مولفہ خواجہ
شمس الدین کشمیری اہمو منشی غلام غوث صاحب میر منشی لفٹنٹی الہ آباد

کرد رحلت چو سید عالی
دو یمی بود از ربیع ثانی
خواستم نام پاک آن رہبر
ہاتفے گفت مصرعہ تاریخ

فرقتش سخت شد بر این ضعف
یوم دوشنبہ و زمان لطف
ورد ساز د ورا اول الخف
سید امرشدی نیاز اشرف
۱۲۷۸ھ

ایضاً تاریخ وفات حضرت رحمۃ اللہ علیہ مولفہ مرید و خلیفہ ونیو آسہ

حضرت مسمی اشرف حسین

چون فنا فی اللہ شد آن عارف والا شیم
دوم از ماہ ربیع آخر پس از نصف النہار
بود ہر وصفی کہ در ذات شریفش آشکار
بے سرو پا گشت اشرف در فراقش این ہمہ

نام نامی او نیاز اشرف عالی ہمم
پیر من در یوم دوشنبہ شدہ سوی ارم
اندرین یک مصرعہ تاریخ مے آرم بہم
عجز و فقر و بخشش و زہد و عمل خلق و کرم
سنہ ۱۳۱۷ھ

قطعہ تاریخ

مولفہ مولوی مقصود علی صاحب ہسوی پھلواری ضلع عظیم آباد وفات حضرت حاجی سید شاہ سعادت علی ابن شاہ قلندر بخش اشرفی و خویش حضرت سید شاہ نیاز اشرف رحمۃ اللہ علیہم و والد بزرگوار حاجی سید ابو احمد شاہ علی حسین سجادہ نشین و جد مولٰنا سید ابو المحمود شاہ احمد اشرف سلمہ اللہ تعالی ۲۳ ربیع الثانی یوم یکشنبہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری

سعادت علی شاہ عالی مقام
درین بد کہ بشرای پیغام دوست
دم نزع روح و روان صفاش

اِذَا اشْتَاقَ وَصْلًا اِلَی الْمُنْتَھٰی
رَسُوْلُ الْمَمَاتِ تَجَاءَ بِھَا
خِطَابًا بِبَشِیْرِ النَّبِیْلِ الْمُنٰی

زامرا سے آئے بر آوردہ سر ... لِیت الذّکیرِ بتاریخ وصلِہ لنا
خطابش بفرمود زین قول خیر ... فَمُت موتَ اَہلِ الصّفا صاحِبا

قطعہ تاریخ وفات سید شاہ غلام حضرت ابن شاہ سجاد علی ابن شاہ لطف اشرف اشرفی وغیرہا سید شاہ نیاز اشرف رحمۃ اللہ علیہ کہ ولادت مشارٌ الیہ یوم چہار شنبہ ۱۲۶۵ھ تھی وفات ۱۰ ذیحجہ یوم سہ شنبہ ۱۳۳۲ھ

بعمر ہفتاد سال وہشت ماہ سے

چون وفات غلام حضرت شد ... چشم گوہر برشتۂ غم سفت
ہاتف غیب از سر افسوس ... دخل الجنۃ النعیم بہ گفت ۱۳۳۲ھ

شاہ غلام حضرت رئیس و تعلقدار موضع کسرو ضلع بستی تھے جنکے شاہ غلام حیدر وغلام سرور و محمد انور فرزندان لائق موجود ہین چند غزلیات و قصائد از دیوان حاجی الحرمین سید شاہ ابو احمد علی حسین سجادہ نشین کچھوچھہ شریف مدظلہ خلف حاجی شاہ سعادت علی بیوہ اسا حضرت سید شاہ نیاز اشرف وخویش حضرت شاہ حمایت اشرف مصنف اسرار اشرفی رحمہم اللہ اجمعین

زبانپہ جاری ہے نام احمد یہ نام نقش نگین ہے دلمین ... بنہ ہا ہی روضہ کا یون تصور کہ باغ خلد برین ہے دلمین
خدا کا جلوہ جو دیکھنا ہو تو جلوۂ احمدی کو دیکھو ... خفی وہ خفا مین پھر کے دیکھو وہ صورت نازنین ہے دلمین
شفیع روز جزا غشی حبیب رب العلا اغثنی ... دکھا دو پھر روضہ منور کہ صبر باقی نہین ہے دلمین
فراق ظاہر ستا رہا ہے نہین تو باطن مین ہے یہ ظاہر ... کہ جسکی صورت پہ مر رہا ہون وہ یار خلوت نشین ہے دلمین

مرے ستانیکے واسطے گر نقاب چہرے پہ ڈالتے ہو
شبیہ جانان سمجھ کے نادان نہ دیکھ حسرت سے مہر و مہ کو

نظارہ حسن کے لئے یہان ہی چشم باریک بین ہے دلمین
کہ جسنے شق القمر کیا تہا وہ ماہ منزل گزین ہے دلمین

جہکاکے سر بیٹھتے ہو تم کیون یہ راز اے اشرفی بتادو
بندھا ہے کسکا تمھین تصور یہ کسکی شکل حسین ہے دلمین

دل پہ تیر غم نے مارا زخم کاری یارسولؐ
درد مین اب حد سے گذری بیقراری یارسولؐ

ہائے خواہش ہی میرے دلکو مدینہ کی رہی
کٹ گئی حسرت مین اپنی عمر ساری یارسولؐ

نخل جان مرجھا رہا ہی ہجر مین شکل خزان
آپکا دیدار ہے فصل بہاری یارسولؐ

طالب دیدار آنکھین مثل نرگس کی ہین وا
وصل کی کبتک کرونگا انتظاری یارسولؐ

دلمین ہے شوق زیارت کیا کرون مجبور ہون
رات دن کرتا ہون غم مین آہ و زاری یارسولؐ

قافلے ہر سال جاتے ہین بلاتے ہین جسے
میری کب ہوگی وہان جانیکی باری یارسولؐ

اشرفی شوق زیارت مین تڑپتا ہے مدام
صدمہ ہجران سے ہے اب جان بھاری یارسولؐ

دیگر

اے میرے شاہنشہ ملک دنا
گر نہین فریاد دل میری سنا

خانہ ہستی کی ہے تم سے بنا
کون دیوے گا میری بگڑی بنا

یارسول اللہ انظر حالنا
یاحبیب اللہ اسمع قالنا

خواہش دیدار مین بیتاب ہون
بسکہ مین شرم گنہ سے آب ہون

مضطرب ہون بے خور و بیخواب ہون
چشم گریان با دل خونناب ہون

یارسول اللہ انظر الخ

اب مدینے مین مجھے بلوائیے — ہند سے سوئے عرب پہونچائیے
جلوۂ نور خدا دکھلائیے — باغ جنت کی ہوا کھلوائیے

یارسول اللہ انظر الخ

دل مین اب دیدار کا ارمان ہے — آپ پر سو جان و دل قربان ہے
مدحت یٰس تمہاری شان ہے — آپکی تعریف مین قرآن ہے

یارسول اللہ انظر الخ

ہون گناہونسے مین اپنے منفعل — سینے مین ہے آتش غم مشتعل
سوچکر انجام گھبراتا ہے دل — کس طرح سے منہ دکھلائے یہ خجل

یارسول اللہ انظر الخ

دشمنان دین ہین غالب آجکل — ڈالتے ہین نیک کامونمین خلل
کر رکھا ہے شیوہ کذب و دغل — آپ چاہین تو بلا جائے یہ ٹل

یارسول اللہ انظر الخ

فوج اعدا ہر طرف سے ہے دوان — ایک زمانہ ہے مرا ایذا رسان
ظالمونکے ہاتھ سے دیجیے امان — اے مددگار غریب و بیکسان

یارسول اللہ انظر حالنا
یا حبیب اللہ اسمع قالنا

نزع مین کلمہ پڑھون باشد و مد — سر پہ جو آئین بلا ہوجائین رد
جان کنی کے وقت مین کیجیے مدد — المدد اے سرور دین المدد

یارسول اللہ انظر الخ

خاتمہ دنیا سے باایمان ہو — قبر کی مشکل میری آسان ہو
حشر میں اوٹھنا میرا جس آن ہو — سر ہو اپنا آپکا دامان ہو

یارسول اللہ انظر الخ

حشر میں مت بھول جانا یارسولؐ — حق سے ہمکو بخشوانا یارسولؐ
سیر جنت کی دکھانا یارسولؐ — آب کوثر بھی پلانا یارسولؐ

یارسول اللہ انظر الخ

کون ہے تم بن ہمارا یارسولؐ — کس طرح سے ہو گزارا یارسولؐ
ہے شفاعت کا سہارا یارسولؐ — لو خبر جلدی خدارا یارسولؐ

یارسولؐ اللہ انظر الخ

جب تلک باقی رہے یہ زندگی — رات دن ہو مجھسے حق کی بندگی
دور ہو ساری گنہ کی گندگی — تا حضوری میں نہو شرمندگی

یارسول اللہ انظر الخ

بہر حسنینؓ و علیؓ بہر بتولؓ — مدعائے دل ہمارے ہوں حصول
التجائے اشرفی اب ہو قبول — درگہ عالی میں اے میرے رسول

یارسولؐ اللہ انظر حالنا
یاحبیب اللہ اسمع قالنا

دیگر

ہم اپنے باغ طبیعت سے گل کھلاتے ہیں — زبان سے نغمۂ بلبل بھی ہم سناتے ہیں

جو اپنا زور طبیعت کبھی دکھاتی ہین
تو ہر طرف سے صدا مرحبا کی پاتی ہین

یہ کیا خوشی ہی کہ پھولی نہین سماتی ہین
یہ کس نوید پہ ہم کھل کھلائی جاتی ہین

ہر ایک نخل چمن جھومتا ہی وجد مین آ
جو شاخ گل پہ غزل عندلیب گاتی ہین

یہ لولیان فلک کیون فلک پہ رقصان ہین
یہ کیون نجوم کھڑی تالیان بجاتے ہین

جہان مین کون سلیمان شکوہ آتا ہے
کہ حور چرخ مین صدا ادخلوا کی پاتی ہین

یہ کسکی رعب و جلالت سے آج زیر زمین
لحد مین سام و نریمان بھی تھرتھراتی ہین

یہ زلزلہ ہوا کسرا کے قصر مین کیونکر
مکان شق ہی گری کنگری دکھاتے ہین

یہ کسنے ڈھنگ سکھایا خدا پرستی کا
بتان دہر جو سجدے مین سر جھکاتے ہین

ہین تیری جوش طبیعت کے اشرفی قربان
بیانکے وقت یہ مضمون کہانسے آتی ہین

دیگر در شان پیران پیرؒ

بیخود ہون تیرا دیوانہ یا سید جیلانیؒ
یک جلوہ دکھا جانا یا سید جیلانیؒ

بلوا کے حضوری مین میخانۂ وحدت سے
بھر دے میرا پیمانہ یا سید جیلانیؒ

ہو شان خدائی کا جلوہ رخ روشن سے
عالم تیرا دیوانہ یا سید جیلانیؒ

اعجاز و کرامت کا شہرا ہا تیری عالم مین
مشہور ہے افسانہ یا سید جیلانیؒ

ہان چشم فلک نے بھی دیکھا نہ کبھی ہوگا
یہ شوکت شاہانہ یا سید جیلانیؒ

جب نزع کی شدت ہو اور جان پہ صدمہ ہو
اسوقت مین آجانا یا سید جیلانیؒ

کرتا ہو کھڑا اتنا کیا اشرفی بیخود
یہ نالہ مستانہ یا سید جیلانیؒ

عرض بحضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانے قدس سرہ العزیز

دیگر

کدہر مین ڈہونڈنے جاؤن مری سلطان سمنانے
مین تمکو کسطرح پاؤن مری سلطان سمنانے

تمہاری صورت زیبا سمائی ہے نگاہو مین
فدا سو جانسے ہو جاؤن مری سلطان سمنانے

سگ دربار عالی ہوگی پہر کیا آرزو رکہون
کدہر مین دربدر جاؤن مری سلطان سمنانے

جنون عشق سے بیتاب رہتا ہے دل مضطر
کسے یہ حال دکہلاؤن مری سلطان سمنانے

تمہارے در پہ بیٹھا اشرفی چھوڑ ازمانیکو
مین کیونکر آ کے ملجاؤن مری سلطان سمنانے

غزل دیگر

چشم جانان ہے شبیہ چشم آہو ہو بہو
عنبرین ہین یا کا کل شبرنگ کے مو بمو

مست ہوگا ایک عالم مثل آہوی ختن
اے صبا مت کر پریشان بوی گیسو سو بسو

عشق سرو قد جانان مین ہر یہ عاشق رنگ کا
کر رہا ہے فاختہ کی مثل کو کو کو بکو

قتل کا گر ہے ارادہ دیر کیون کرتے ہین آپ
دیکھیئے موجود ہے یہ تیغ ابرو روبرو

اشرفی اللہ سمجھے ان بتون کے ظلم کو
آنکھ دکہلانے ہی مین کرتے ہین جادو دو بدو

غزل دیگر

غم ہجر سے زار نزار ہو مین ہین تمکو دکہی یہ جو رستم
ملو آکے صنم ملو آکے صنم ملو آکے صنم

رہی دل مین ہوس ہے ملنے کی نہ وصال کی نوبت ہمکو ہوئی
رہے ہجر مین ہم رہے ہجر مین ہم رہے ہجر مین ہم رہے ہجر مین ہم

کیا قتل جو عاشق بیدلکو تو پہر اپسے نعش کے کیا حاصل
یہ نیا ہی ستم یہ نیا ہی ستم یہ نیا ہے ستم یہ نیا ہے ستم

گئی بارنگاہ لڑائی ہی نہ قمر مین تمہارا سا حسن ملا
ترے رخکی قسم ترے رخکی قسم ترے رخکی قسم ترے رخکی قسم

ہوے کتنے جوانان خوشرو یہ کسیکو بقانہ ملی نہ ملی
گئے سوے عدم گئے سوے عدم گئے سوے عدم گئے سوے عدم

رخ یار کے لاکھون عاشق تھے نہ فراق مین ضبط کسیسے ہوا
مرے کہا کر سم مرے کہا کر سم مرے کہا کر سم مرے کہا کر سم

ابہی تمکو ہے پیش طویل سفر چلو اشرفی غمگین او ٹھہ کر
رہی رات ہے کم رہی رات ہے کم رہی رات ہے کم رہی رات ہے کم

دیگر غزل

کیون ڈہونڈہتے پہرتے ہو عالم مین کیون اوسکی تلاش مین ہوتے ہو گم
وہو معکم وہو معکم وہو معکم وہو معکم

کوئی ہم سے جو اونکا پتا پوچہے تبلائینگے ہم یہ پردے سے
فی انفسکم فی انفسکم فی انفسکم فی انفسکم

وہ تو پاس تہے پر دیکہا ہی نہین لو چپکے سے ہمکو سنا بہی چلے
انا اقربکم انا اقربکم انا اقربکم انا اقربکم

جب من کان للہ ہوئے پہر کان اللہ لہ ٹہرے
لاریب لکم لاریب لکم لاریب لکم لاریب لکم

یہی کہتا ہے اشرفی سکین نہین خالی ہی اوس سے کوئی لیکن نہین
احد منکم احد منکم احد منکم احد منکم

از جانب سجادہ نشین کلام فارسی در شان محبوب یزدانی

مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز

اے لمعہ نور تو انوار خدادانی — چون غیر خدا خوانم واللہ خدا شانی

من ذرہ مسکینم تو مہر درخشانی — للہ نظر فرما اے سید سمنانی

بر مصحف روی تو ارباب نظر بینند — انوار الہی را چون آیت قرآنی

خورشید چہ تاب آرد از نور جمال تو — آئینہ صفت ماند در حیرت و حیرانی

در شوق وصال تو آمد چو خیال تو — دل رفت ز پہلویم ای دلبر لاثانی

در حضرت والا یت آیم بچہ سامانی — سامان بنود ما را جز بے سر و سامانی

این اشرفی مسکین با جان و دل محزون

صد بار فدائے تو اے مظہر رحمانی

غزل دیگر

من چو با جانان رسائے یافتم — قیصر بر ملک خدائے یافتم

عاشقے بودم کنون از وصل پا — نازکی دلربائے یافتم

دلبر از لطف و احسان شما — بندہ بودم خدائے یافتم

جملہ سامان شہنشاہی نہان — ورنہ دلق گدائے یافتم

اشرفی سر نہان چون شد عیان

از خودی در خود خدائے یافتم

غزل دیگر

ای سوز فراق تو در دل شرری دارد — جانسوختہ عشقت آشفتہ جگر دارد

عاشق برخ جانان هردم نظری دارد
بیفکر ز این و آن یاد دوست سری دارد

عمریست که در دتو بیتاب و تویم کرد
این شام غم هجران آخر سحری دارد

آن شوخ بت پرفن دل برده بیک غمزه
در دلبری عالم کامل هنرے دارد

ای زاهد ظاهر بین از سر نهان ما
واقف بود آن مردے کز دل خبری دارد

بایک نظری جادو هوشم بربود و گفت
من سحر نمے دانم چشم اثری دارد

چون اشرفی بیدل آزاد ز عالم شد
هرکس که بکوی او یکدم گذرے دارد

کرد آئینهٔ دل صورت ماهم پیدا
بے گمانست کسی پیش نگاهم پیدا

مگذر از رهِ الطاف که این شیوهٔ تست
گرچه صد غصه نمایند گناهم پیدا

حال بیتابیٔ دل از منِ بیچاره مپرس
که شرر ها شود و از سوزش آهم پیدا

چشم گریان دل سوزان رخ زرد تو زار
در رهِ عشق تو گشتند گواهم پیدا

اشرفی ذلت و رسوائے کوئے خوبان
کرد در هر دو جهان عزت و جاهم پیدا

دیگر

باز از دست جنون چاک گریبان شدنیست
فتنه بر عقل من عاشقِ حیران شدنیست

جان و ایمان بتوائے پیر مغان خواهم داد
غیر ازین از منِ بیچاره چه سامان شدنیست

صاف کردیم بجد اهم آئینهٔ دل
باامید آنکه رخ یار نمایان شدنیست

نظرے کرد لطفلی شوی حالم استاد
گفت این نام کن اشرف سمنان شدنیست

گریه کم کن صفت ابر بهاری کاخر
بغم آن گل تر عمر بپایان شدنیست

در شب وصل چسان لذت دیدار آید	دائم آخر سحر ہجر نمایان شد نیست
اشرفی چند تباہے بہ غم آن مہرو کہ درین ریخ و قلق رخنہ بہ ایمان شد نیست	

غزل مصنفہ حاجی ابو محمد سید اشرف حسین ابن حاجی سید شاہ سعادت علی مرشد سید ابو احمد حاجی سید شاہ علی حسین سجادہ نشین دام مجدکم صاحب انوار اشرفی

پای گویان رقصم اندر عشق ختم المرسلین	نعرہا بر دارم از بادشہ دنیا و دین
حب و بیخود نمودہ جن و انس و طیر را	عالمے آشفتہ مثل ویس خیر التابعین
شد نباتات و جمادات عاشق آن منظہر	گشت مہ دو پارہ چون کردہ اشارت بہ جبین
کل شئ یرجع آمد بہ اصل خویشتن	او بنودی من نبی بودم نہ این عرش برین
آمدہ حب الوطن ایمان خاصان خدا	در مکانت اشرفا باشد مکین آن شاہدین

بڑا تردد ہے ای برادر بھنور مین غم کے پڑا ہون ششدر

نہین یہ معلوم کیسا گذرے گا حال پیش خدائے داور

ہمیشہ کی ہمنے عیش و عشرت رہے گرفتار خواب غفلت

نفیس پوشش خورش کے خواہش سوا نہ تھا میری دلکے اندر

پڑہی تہی گرچہ نماز رسمی نہین بھتا جسمین حضور اصلا

بھروسے ایسی شکستہ کشتی کے پار جاوینگے کسطرح سے

رکھا جو روزہ تو ہائے غفلت کہ صرف آب و طعام روکا
تمام اعضاسے کی گناہین یہ روزہ ہوگا قبول کیونکر
گئے جو سوئے حرم پرعزیزو تو تہی نام و نمود اپنے
خیال تہا سب کہین گے حاجی نہ قصد طاعات رب اکبر
الٰہی توبہ الٰہی توبہ نہین ہوی مجہہ سے تیری طاعت
گناہ سب بخشدے ہمارے طفیل احمد شفیع محشر
اب عمر چالیس سال گذری بہت گئے تہوڑے دن ہین باقی
الٰہی اشرف کو دے بصیرت کہ دیکہے تیرا وہ نورانور

تاریخ وفات سید محمد اسمٰعیل ابن سید محمد یحییٰ رئیس فتح پور مرحوم

پانچوین رمضان دوشنبہ کے روز
دیکھکر رضوان نے باب خلد پر

سید اسمٰعیل سوئے حق گیا
جا ذبیح اللہ ثانی بول اوٹھا
سنہ ۱۳۲۴ ہجری

بحمد اللہ کہ کتاب سعادت انتساب انوار اشرفی مع اسرار اشرفی بحسن و خوبی تمام و صحت مالا کلام باہتمام خاکسار محمد عبد اللہ تاجر کتب مالک مطبع مجتبائی لکھنؤ مین چھپا

فہرست اشیاے صنعت لکھنؤ

جو مدت سے صدہا بیوپاریون کو اپنے کھیکر مال واجبی قیمت سے بھیجکر نفع پہونچاتا ہی۔ اب عام خریدارونکی نفع رسانی کے لیے یہ فہرست مختصر شائع کی جاتی ہی کہ وہ اپنی فرمایشات طلب کرکے اسکی عمدگی مال وکفایت قیمت کی قدردانی فرمائین۔ ہر فرمایش بذریعہ ویلو روانہ ہوگی۔ مگر پیشگی پچیس فیصدی آنا ضروری ہے کیونکہ واپسی ویلو مین خرابی مال اور نقصان محصول ہوتا ہے۔ صاحب فرمایش اپنا نام مع ڈاکخانہ و ضلع صاف تحریر فرمائین۔ فہرست کارخانہ جو صاحب طلب فرمائین آدھ آنے کا ٹکٹ بھیجین ورنہ بیرنگ روانہ کیجائے گی۔ ...ہرانہ سے کم قیمت کا ویلو روانہ ہوگا اُسکے لیے ڈاک کے ٹکٹ بذریعہ خط آنا چاہئین اور زیادہ فرمایش کے لیے ...

فہرست اسباب چکن وکامدانی وغیرہ

نام جنس مع وضع	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی بیل بوٹیدار سنہری جچی کام کے	عـه	عـه
تھان چکن جسکے گل بوٹون مین کامدانی کا کام	للعـه	عـه
،، بیلدار و بوٹیدار اعلیٰ درجہ کے عریض و کم عریض	سے	سےعـه
تھان شربتی ساخت لکھنؤ باریک انگرکھے کے لیے	۶ر	عـه
تھان گلبدن مشروع ہر رنگ و ہر وضع کے	۶ر	عـه
بنارسی مع بوٹی زری سچی ہر رنگ چارخانہ دار	سـه	للعـه
پارچہ چکن قابل تیاری ایک چکن یا انگرکھا ہر قسم کا	سے ر	عـه
دوپٹہ کامدانی سادے و رنگین عورات کے قابل	للعـه	عـه
،، چکن جسکے گل بوٹون مین نہایت پُر بہار کامدانی	سے	عـه
،، چکن بیلدار و بوٹے دار بہت عمدہ	عـه ۸ر	صـه
ساری کامدانی براے عورات سفید و رنگین	سـه	عـه
ساری چکن گل بوٹون پُر بہار کامدانی	۶ر	عـه
عبالعینی بیغا سوتی و ریشمی براے اہل علم	سے	عـه
پائجامہ سوتی و ریشمی خلیتہ و تنگ مہری	۱۲ر	۶ر
کرتہ بیلدار و بوٹیدار سلے ہوئے تیار	۱۲ر	عـه ر
کلاہ چوگوشیہ و دوپلڑی و گول چکن ساخت لکھنؤ	۲ر	صـه
،، سوتی و ریشمی و کلابتونی گول ساخت میرٹھ	۳ر	صـه
،، گول مخملی سبز و سیاہ و سُرخ و کارچوبی سچا		
کام مندیل کا ہر قسم کی نہایت عمدہ	سے	عـه
کلاہ کشتی نما ساخت امروہہ و دہلی و لکھنؤ		
ریشمی و کلابتونی و زرد و زری بہت عمدہ	صـه ر	عـه

فہرست اسباب سرمائی و متفرقات

نام جنس مع وضع و قیمت

فرد رضائی زمین سکھ بوٹیدار و جالدار سفید و رنگین زمین۔ لحاف زمین سکھ بوٹیدار و بیل دار ہر قسم پلنگپوش جھاڑی دار و جالدار ۶ر روپے الائچی مسی کی نہایت عمدہ ایک لائچی کھانے سے لب مسی آلود ہو جاتے ہین فیصدی ۶ر گیل ناک کی طلائی مرصع ہر قسم فی ۱۲ ر و ۱۳ ر و ۱۴ ر دو روپے سے للعـه تک۔ ساز قلیدان جالی دار کام کے نہایت عمدہ ۸ ر ۱۲ ر تک پچھا گلوریون کا ملمع کیا ہوا مع زنجیر جسمین گلوریان لگاتے ہین ۱۷ ر سے ۹ ر تک کنگھی سینگ زنانہ و مردانہ ار سے سے ار تک انگوٹھی و چھلہ سادہ کاری ۱۳ ر عـه ر علاوہ سو ۱۲ ر سیر سے عـه ر تک علاوہ اسکے ہر قسم کا مال عمدہ اور بکفایت ملسکتا ہے۔

نوٹ۔ واضح ہو کہ عرض تھان شربتی کا ۱۸ گرہ اور طول نمبری ۹ گز کا ہوتا ہی اور تھان عریض جو ولایتی ململ پر تیار ہوتے ہین اُنکا عرض ایک گز سوا گز ہوتا ہی اور طول ۹ گز و ۱۰ گز۔ ناظرین ہر شی کی قیمت جو تحریر ہی کہ اس قیمت سے اس قیمت تک اسکا مطلب یہ ہی کہ وہ شی ان دونون قیمتون کے درمیان جس قیمت کی مطلوب ہو ملسکتی ہی مثلاً تھان چکن بیلدار یا ...

فہرست عطر ہر قسم مع قیمت

نام عطر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر روح گلاب	لـه	.	.	.	
عطر گلاب	عـه	عـه	صـه ر	۶ر	ر
عطر حنا	للعـه	سے	۶ر	عـه ر	
عطر موتیا	سے	۶ر	عـه ر	۱۲	
عطر کیوڑہ	۶	عـه ر	۱۲	.	
عطر چنبیلی	سے	۶	عـه	۱۲	
روح خس اصلی	صـه ر	.	.	.	
روح پانڑی	سے	.	.	.	
عطر جوہی	۶ر	عـه ر	۱۲	.	
عطر عروس	۶ر	عـه ر	.	.	
عطر شہناز	۶ر	عـه ر	.	.	
عطر مجموعہ	۶ر	عـه ۸ر	عـه ر	۱۲	
عطر سُہاگ	۶ر	عـه ۸ر	عـه	۱۲	
عطر خس	۶ر	عـه ۸ر	عـه ر	۱۲	
عطر چمپا	عـه ۸ر	عـه	۱۲	.	
عطر اگر کہنہ	سے	للعـه	.	.	
عطر ناگیسر	سـه	۶ر	.	.	
عطر سنگترہ	۶ر	عـه ر	.	.	
عطر فتنہ	سـه	۶	عـه	۱۲	
عطر شمامۃ العنبر	عـه	.	.	.	
عطر برگ [illegible]	۶	.	.	.	

جو بوٹے دار جسکی قیمت ۶ر سے عـه تک ہو وہ سے۔ للعـه و صـه اسی طرح کے بھی موجود ہین۔ مگر جسقدر قیمت زیادہ ہوتی ہے اسیقدر اُسمین کام بھی زیادہ ہی۔ چکن اور کامدانی کے تھان جو ہمارے کارخانے مین تیار کرائے جاتے ہین اُنمین کام برابر کا ہوتا ہی اور بازار کے تیار ... اوپر کام زیادہ اور اندر کم ہوتا ہی۔ جو صاحب ایک مرتبہ منگوا کر ملاحظہ فرمائینگے اور انصاف کو دخل دینگے وہ ضرور دوبارہ طلب ...